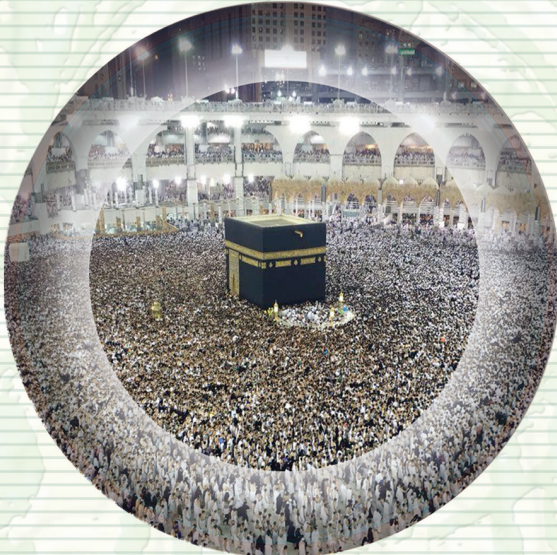




رہنمائے حج اور عمرہ

اعداد طلال بن احمد العقیل

ترجمہ یاسر عبدالقادر الجابری - ابوانس حافظ عبدالحفیظ مدنی



مقدمہ محترم شیخ

صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل شیخ

وزیر برائے اسلامی امور، اور دعوت و ارشاد

شرعی مراجع

ساحۃ شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمۃ اللہ علیہ
 ساحۃ شیخ محمد بن صالح بن تیمین رحمۃ اللہ علیہ
 ڈاکٹر صالح بن فوزان الفوزان وفقہ اللہ
 فضیلتہ الشیخ سعید بن وہف التحطانی وفقہ اللہ

● کتاب التَّحْقِيقُ وَالْإِيضاح
 ● کتاب صفۃ الحج والعمرة
 ● کتاب احکام تختص بالمؤمنات
 ● کتاب حصن المسلم

ح) طلال بن أحمد العقيل، ۱۴۲۳ھ

فہرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

العقيل، طلال بن أحمد
 دليل الحاج والمعتمر - جدة .

۸۰ صفحة، ۱۲×۱۷سم

ردمك: ۹-۹۶۴-۴۱-۹۹۶۰

۱- الحج - مناسك ۲- العمرة أ- العنوان

ديوي ۲۵۲،۵ ۲۳/۳۹۱۷

رقم الإيداع: ۲۳/۳۹۱۷

ردمك: ۹-۹۶۴-۴۱-۹۹۶۰

حقوق الطبع محفوظة

هاتف ۶۳۹۱۸۰۰ فاكس ۶۹۸۶۳۵۵ جوال ۰۵-۵۶۴۸۶۵۹

ص. ب ۱۸۴۵۵ جدة ۲۱۴۱۵

المملكة العربية السعودية

میں اللہ بزرگ و برتر سے توفیق اور درنگی کا طالب ہوں...

طلال بن احمد العقيل

مملکت سعودی عرب پوسٹ بکس: ۱۸۳۵۵-جده: ۲۱۴۱۵-فاکس: ۶۹۸۶۳۵۵-

رہنمائے حج اور عمرہ



الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ فَمَنْ فُضِّضَ فِيهِنَّ فَلَمْ يَأْتِ الْحَجَّ فَلَا رَفْعَ وَلَا يُسُوفُ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفَعَّلُوا مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعَهُ اللَّهُ وَكَرُّوْهُمَا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا بَنَاءَ أُولَى الْأَتْبَابِ ﴿٣٧﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا أَضْيَاقًا مِنْ رَبِّكُمْ فَإِذَا أَقْبَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَيْتُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمَنِ الضَّاكِلِينَ ﴿٣٨﴾ ثُمَّ أَقْبِضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٩﴾ فَإِذَا أَقْبَضْتُمْ مِنْ سَبَكِكُمْ فَأَذْكُرُوا اللَّهَ لِكُرْبِهِ وَأَبَاءَكُمْ أَوْ أَشْدَّ ذِكْرًا فَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلْقٍ ﴿٤٠﴾ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٤١﴾ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ﴿٤٢﴾

ترجمہ: ”حج کے مہینے مقرر ہیں اس لئے جو شخص ان میں حج لازم کر لے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے بچتا رہے، تم جو نیکی کرو گے اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لے لیا کرو، سب سے بہتر تو شہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اسے غفلت مندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو۔ تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس ذکر الہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے۔ پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ داداوں کا ذکر کیا کرتے تھے، بلکہ اس سے بھی زیادہ، بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے ان کے اعمال کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یادانگنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دودن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔“ (بقرہ: ۱۹-۲۰۳)۔



پیش لفظ



تمام تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے صاحب استطاعت افراد پر بیت اللہ کا حج فرض کیا، اور حج مبرور کو گناہوں کا کفارہ بنایا۔ اور درود و سلام نازل ہوئی مصطفیٰ ﷺ پر سب سے بہتر جنہوں نے طواف اور سعی کیا۔ اور سب سے معزز جنہوں نے تلبیہ پکارا۔ اور درود و سلام نازل ہوا۔ آپ کے آل و اصحاب پر اور ان لوگوں پر جنہوں نے دین اسلام کی پیروی کی۔ میں حجاج کرام حضرات کو اس بلد امین کی وسیع سرزمین (سعودی عرب) پر خوش آمدید کہتا ہوں۔

میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے حج و عمرہ کے مناسک کو اپنی مرضی کے مطابق آسان کر دے۔ اور اپنی رضا کیلئے خالص بنا دے۔ اور سنت نبویہ ﷺ کے مطابق ہو۔ اور اسکو قبول فرمائے۔ اور آپ حضرات کی نیکیوں کو میزان ڈال دے۔ بیت اللہ شریف کا قصد کرنے والے حضرات: ہر مسافر کیلئے قادم ہوتا ہے۔ اور ہر قافلہ سفر کیلئے ایک رہنما ہوتا ہے۔ حجاج کرام کے قافلہ سفر کے قادم رسول اللہ ﷺ اور اسکے لئے رہنما آپ ﷺ کی سیرت و سنت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ سے حج کے مسائل سمجھ لو۔ اس لئے ہر اس شخص پر واجب ہے جو بیت اللہ کا حج و عمرہ کے ارادہ سے قصد کرے۔ وہ نبی ﷺ کے حج کے طریقے کو حج کی معتقد کتابوں سے سیکھ لے۔ اور جس مسئلہ میں اشکال ہو اہل علم سے پوچھ لے۔

حجاج کرام! یہ کتاب واضح عہدت اور جدید انداز میں پیش خدمت ہے۔ حج و عمرہ کے احکام بمسوط انداز سے واضح عہدت اور واضح طریقے سے پیش خدمت ہیں۔ امید کرتے ہوئے کہ اس کو اپنے حج و عمرہ میں رہنما بنائیں۔ اگر آپ پر کوئی چیز مشکل معلوم ہوتی



رہنمائے حج اور عمرہ

ہو تو وزارتِ ہشون اسلامیہ سعودی عرب آپ کی ضرورت کو پوری کرنے کیلئے حاضر خدمت ہے۔ بہت سارے مراکز اور کابینے ہیں جس میں اہل علم آپ کی رہنمائی کیلئے موجود ہیں۔ اس آیت کریمہ پر عمل کرتے ہوئے۔

فَسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

علاء کرام سے پوچھ لو اگر تمہیں معلوم نہیں ہے۔

اور آخر میں برادر شیخ طلال بن احمد العقیل کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس رہنما کو عملی جامہ پہنایا۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو ان کے اعمال نامہ میں درج فرمائے۔ اور حجاج و معتمرین کو دینی مطبوعہ کتب تقسیم کرنے والی کمیٹی کے اراکین و رفقاء کے نیک کام پر اللہ تعالیٰ ان کو ثواب عطا فرمائے۔

میں بیت اللہ شریف کے مہمانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اس قیمتی وقت کو غنیمت جانتے ہوئے ایسا عمل کریں جو اسے (اللہ کو) راضی کر دے جس کے آپ مہمان ہیں اور جس کے معظم گھر (بیت اللہ) کی پناہ گاہ میں وارد ہوئے ہیں۔ اور ہر ایسے عمل کو ترک کر دیں جو اسے ناراض کرے۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ أَلِيمٍ

اور جو شخص اس (بیت اللہ شریف) میں ظلم و الحاد چاہتا ہے ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کے حج کو قبول فرمائے۔ اور آپ کی کوشش قابلِ مشکور ہو۔ اور آپ کی گناہوں کو بخش دے۔ واللہ اعلم

وصلی اللہ وسلم وبارک علی عبدہ ورسولہ امامنا و قدوتنا وحبیبنا محمد،
وعلی آلہ و أصحابہ و التابعلین .. والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وزیر ہشون اسلامیہ برائے دعوت و ارشاد و اوقاف

صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل شیخ



بیتِ عتیق (پرانا گھر)

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم .. اما بعد

یقیناً اللہ کا یہ پرانا گھر..

مسلمانوں کے دلوں کو اپنی طرف کھینچنے والا ہے چاہے وہ دنیا کے کسی بھی کونے میں ہوں..
دل اور پیشانیاں روزانہ پانچ مرتبہ ایک اور اکیلے اللہ کی خاطر خشوع و خضوع کے ساتھ، مطہج و فرماہر دار ہو
کر اسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں..

دنیا کے تمام دور دراز راستوں سے مسلمان خانہ کعبہ کی طرف وفد و وفد آتے ہیں، مناسک حج ادا کرتے
ہیں اور کعبہ کا طواف کرتے ہیں، (یہ سلسلہ اس وقت سے جاری ہے) جب سے ابراہیم خلیل اللہ - علیہ السلام -
نے اسے اپنے رب کے حکم سے بنایا ہے، کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے تاکہ لوگ اس
میں باطل عقائد اور غلط مفہم سے دور رہ کر ہدایت اور بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں..

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ﴿٦٦﴾
فِيهِ ءَايَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ ءَامِنًا ۗ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ
حُجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

ال عمران

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ (شریف) میں ہے جو تمام دنیا کے
لئے برکت و ہدایت والا ہے۔ جس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں، مقام ابراہیم ہے، اس میں جو آجائے امن والا
ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کا حج فرض کر دیا ہے۔ اور جو
کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پروا ہے۔“



اسلام کے ارکان

اے مسلمان بھائی

صحیحین میں نبی کریم ﷺ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

حج اسلام کا ایک رکن ہے؛ اس شخص کا اسلام پورا نہیں ہے جو بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھے اور پھر حج نہ کرے..

لیکن یہ اللہ کی نعمت ہے کہ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ واجب ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جب حج فرض ہوا تو ایک شخص نے کہا کیا ہر سال اے اللہ کے رسول ﷺ؟ تو آپ نے فرمایا:

(حج ایک مرتبہ ہے، اس سے زیادہ نفل ہے) صحیح حدیث

حج ایک اللہ کے لئے خالص ہونا چاہئے، اور اس میں ریا کاری اور دکھاوانہ ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا ہے:

(میں شرک کرنے والوں کے شرک سے بے نیاز ہوں، جس نے کوئی بھی عمل کیا اور میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں)۔

نیز یہ حج رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہونا چاہئے۔

یہاں ہم ان بھائیوں کو وصیت کرتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں، کہ وہ حج کا سفر اس وقت تک نہ شروع کریں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ حج نہ سیکھ لیں تاکہ

اس کو اسوہ بنا سکیں اور آپ کے اس قول پر عمل کر سکیں کہ:

مجھ سے حج کے مناسک سکھ لو

لا الہ الا اللہ اور
محمد رسول اللہ
کی گواہی دینا

نماز قائم کرنا

زکاۃ ادا کرنا

رمضان کے
روزے رکھنا

اور بیت اللہ
کا حج کرنا



سفر کے آداب

☆ حج اور عمرہ کرنے والوں پر واجب ہے کہ اپنے حج اور عمرہ میں اللہ کی خوشنودی اور اسکے تقرب کو اپنا مقصد بنائیں؛ دنیوی غرض یا فخر و مباہات سے دور رہیں، القاب یا ریاکار اور دکھاوا سے پرہیز کریں۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ اپنے مال، جائداد، قرض اور لین دین کے بارے میں وصیت لکھے اور امانتوں کو مستحقین کے حوالے کر دے یا ان سے اجازت حاصل کر لے اس لئے کہ موت اللہ کے ہاتھ میں ہے..

☆ گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ کر لے، جو گناہ ہو چکے ہیں ان پر شرمندہ ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کر لے۔

☆ لوگوں کے حقوق کو نادے مثلاً کسی کا مال لیا ہو، یا کسی کا دل دکھایا ہو تو اس سے معافی طلب کر لے ☆ اپنے حج اور عمرہ کے لئے حلال اور پاک مال کا انتخاب کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے۔

☆ تمام گناہوں سے دور رہے؛ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، ایسی بھیڑ کرے کہ جس سے حاجیوں کو تکلیف پہنچے، چغلی نہ کرے، غیبت میں نہ پڑے، اپنوں یا غیروں سے لڑائی جھگڑانہ کرے بلکہ بہترین طریقہ اپنائے، جھوٹ سے پرہیز کرے اور بغیر علم کے کوئی دینی بات نہ کہے۔



سفر کے آداب

☆ حج اور عمرہ کرنے والوں پر ضروری ہے کہ وہ حج اور عمرہ کے احکام سیکھیں اور انہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

☆ تمام واجبات کی پابندی کریں، جن میں سب سے بڑھ کر نماز بروقت اور باجماعت ادا کرنا ہے، اور زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں؛ مثلاً قرآن پڑھیں، ذکر کریں، دعائیں کریں، اپنے قول و فعل سے لوگوں کے ساتھ احسان کریں، ضرورت مندوں کی مدد کریں، مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، فقراء کو صدقہ و نیرات دیں، بھلائیوں کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ نیک اور صالح ہمسفر کا انتخاب کرے۔

☆ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے اور لوگوں کے ساتھ اخلاقِ حسنہ سے پیش آئے جن میں: صبر، معافی، نرمی، بردباری، کسی پر حکم لگانے جلدی نہ کرنا، انکساری، کرم فرمائی، سخاوت، انصاف، رحم دلی، امانت داری، پرہیز گاری، وفاداری، شرم و حیا، سچائی، نیکی اور احسان کرنا شامل ہے۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے جو اللہ تعالیٰ کی انگوں اور پچھلوں کے لئے وصیت ہے۔

☆ اسی طرح یہ بھی مستحب ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت اذکار اور دعاؤں کی پابندی کرے:

دیکھیے صفحہ: ۷۵

جن میں سفر اور سواری پر سوار ہونے کی دعا بھی ہے۔



احرام

احرام حج اور عمرہ کا سب سے پہلا کام ہے..

احرام کا مطلب یہ ہے کہ: حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، عمرہ کی نیت سال بھر کسی بھی وقت میں ہو سکتی ہے، اور حج کی نیت حج کے مہینوں میں کرے جو یہ ہیں:

شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔

حج یا عمرہ کے ارکان؛ میقات سے احرام باندھنے کے بعد سے شروع ہوتے ہیں، پھر جب حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا خشکی کے راستے سے میقات پر پہنچے تو اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے غسل کر لے اگر میسر ہو تو خوشبو استعمال کر لے، اگر غسل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر دو صاف سترے اور سفید احرام کے کپڑے پہن لے، عورت کیلئے احرام کا کوئی مسنون لباس نہیں ہے، البتہ زینت کا اظہار کئے بغیر اپنے جسم کو ڈھانکنے والا کوئی بھی کپڑا چاہے لال ہو یا پیلا یا ہرا وغیرہ پہن لے۔

عمرہ کرنے والا:
لَبَّيْكَ عُمْرَةً۔

حج جمع کرنے والا:
لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا
بِهِيَ إِلَى الْحَجِّ۔

پھر یہ کہتے ہوئے حج یا عمرہ کی نیت کر لے:

جب وہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی وجہ سے حج یا عمرہ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اگر وہ بحری یا فضائی راستوں سے آئے تو عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ کپتان میقات کے قریب ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں تاکہ حج اور عمرہ کرنے والے حضرات احرام کی تیاری کریں پھر جب میقات کے بالمقابل پہنچ جائیں تو حج یا عمرہ کی نیت کر لیں اور کثرت سے تلبیہ کہتے رہیں۔ اور جب حج یا عمرہ کرنے والا اپنے گھر ہی سے احرام باندھ کر نکلے اور تلبیہ اس وقت شروع کرے جب اسے معلوم ہو جائے کہ کشتی یا ہوائی جہاز میقات کے بالمقابل ہو گیا ہے: تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حج قرآن کرنے والا:
لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

اور حج افراد کرنے والا
لَبَّيْكَ حَجًّا۔

تلبیہ بلند آواز سے صرف مرد کہیں گے عورتیں نہیں۔



احرام سے پہلے

☆ آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

☆ ناخن تراشنا، مونچھ کے بال کم کرنا، زیر ناف اور زیر بغل کے بال نکالنا۔
☆ ہو سکے تو غسل کر لے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے، غسل مرد اور خواتین حتیٰ کہ حیض اور نفاس والیوں کے حق میں بھی سنت ہے۔

☆ مرد تمام سلعے ہوئے کپڑے نکال دے اور احرام کے کپڑے پہن لے۔

احرام کی
کوئی خاص
نماز نہیں ہے

☆ عورت اپنے چہرے کا برقعہ اور نقاب نکال دے اور اوڑھنی اوڑھ لے تاکہ غیر محرم مردوں سے اپنے چہرے اور سر کو چھپا سکے، اگر کپڑا اس کے چہرے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔
☆ اور عورت زیادہ ظاہر نہ ہونے والی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

☆ مذکورہ چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد حج کی جس قسم میں چاہے داخل ہونے کی نیت کر لے۔ نیت کے بعد وہ محرم ہو جاتا ہے گرچہ وہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے اور اگر احرام کی نیت کسی فرض نماز کے بعد کر لے تو یہ بہتر ہے، اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو اور تخیل الوضو کی نیت سے دو رکعت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کر رہا ہو تو اسی کی طرف سے نیت کر لے اور اگر نیت کے ساتھ: ”لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ“ (یعنی میں فُلان شخص کی جانب سے عمرہ کے لئے حاضر ہوں) کہے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ تلبیہ کے کلمات:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ

☆ تلبیہ کا وقت:

☆ عمرہ میں احرام باندھنے سے لیکر طواف شروع کرنے تک اور حج میں احرام باندھنے سے لیکر عید کے دن صبح حجرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنے تک ہے۔



احرام باندھنے کی جگہیں

احرام باندھنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے پانچ میقات مقرر کئے ہیں، ہر وہ شخص جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہے اس پر واجب ہے کہ ان میقات سے احرام باندھے۔

مواقیت: احرام باندھنے کی جگہیں:

یہ مدینہ والوں کی اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں۔ جس کو آجکل ”ایبار علی“ کہا جاتا ہے، جو مکہ سے ۴۵۰ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ شام، مغرب، مصر، اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، یہ رالیغ شہر سے قریب ہے اور آجکل لوگ رالیغ سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ کرمہ سے ۱۸۳ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ نجد والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، اس کا موجودہ نام ”سَبِيلِ كَبِير“ ہے جو مکہ کرمہ سے ۷۵ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ یمن والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، آجکل لوگ سعدیہ سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ کرمہ سے ۹۲ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ عراق اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، جو مکہ کرمہ سے ۹۳ کیلومیٹر پر واقع ہے۔

لہذا جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے سے ان میقات پر سے گزرے اس پر واجب ہے کہ یہاں سے احرام باندھے۔ اور جو جان بوجھ کر بغیر احرام کے ان جگہوں سے گزر جائے تو اس کو واپس لوٹ کر یہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے، ورنہ مکہ میں ایک بکری ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کرنا واجب ہے۔

ذُو الْحَلِيفَةِ

جُحْفَةَ

قَرْنَ مَنَاذِلَ

يَلْمَلَمَ

ذَاتِ عَرَقٍ



رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

هُنَّ لَهُنَّ وَلَمَنْ آتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔

اہل مکہ حج کے لئے مکہ سے ہی احرام باندھیں گے، البتہ عمرہ کے لئے حل یعنی حدودِ حرم کے باہر مثلاً تَنْعِيم سے احرام باندھیں گے۔ اور جن لوگوں کے گھر میقات کے اندر ہیں مثلاً جدہ، مستورہ، بدر، بخرہ، اُمّ سلم، شراعی وغیرہ تو یہاں کے باشندے اپنے گھروں سے احرام باندھیں گے۔ اس طرح ان کے گھر ہی ان کے لئے میقات ہیں۔

شمال





مَحْظُورَاتِ احْرَامِ

میقات سے احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والے پر درج ذیل کام حرام ہو جاتے ہیں:

● بال یا ناخن نکالنا، ہاں اگر بغیر قصد و ارادہ کے گر جائیں، یا بھول کر یا حکم معلوم نہ ہونے کی بنا پر کچھ بال نکال دے، یا ناخن تراش لے، تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔



● مُحْرَم کے لئے جسم یا کپڑے میں خوشبو لگانا جائز نہیں ہے اور اگر احرام باندھنے سے پہلے جسم میں لگائی ہوئی خوشبو کا اثر باقی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے، البتہ کپڑے میں اگر اثر ہے تو اس کو دھونا ضروری ہے۔



● مسلمان مُحْرَم (ہر جگہ) اور غیر مُحْرَم (جب وہ حدودِ حرم میں ہو تو) ہر دونوں کے لئے خشکی کا شکار کرنا، یا شکار کو بھگانا یا اس سلسلے میں تعاون کرنا، سب حرام ہے۔



● مسلمان چاہے مُحْرَم ہو یا غیر مُحْرَم ہر دونوں حالتوں میں حرم کے جھاڑ اور اس کے ہرے بھرے پودے جو خورد و ہیں ان کو اکھاڑنا؛ حرام ہے، اسی طرح حدودِ حرم میں شکار کرنا مُحْرَم اور غیر مُحْرَم دونوں کے لئے حرام ہے۔



● مسلمان چاہے مُحْرَم ہو یا غیر مُحْرَم ہر دونوں حالتوں میں حدودِ حرم میں گری ہوئی کوئی بھی چیز خواہ پیسے ہوں یا سونا چاندی وغیرہ اٹھانا حرام ہے، البتہ لوگوں میں اعلان کرنے کے لئے اٹھا سکتا ہے۔



مَحْظُورَاتِ احرام



● منگنی کرنا یا عقد نکاح کرنا، خواہ اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے، جماع کرنا، یا عورتوں سے مباشرت کرنا (سب حرام ہیں) عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:



”مَحْرَمٌ نَهْ خُودِ نِكَاحِ كَرَّهٍ اَوْ نَهْ مَنُغْنِي كَرَّهٍ“ (مسلم)۔



● عورت حالتِ احرام میں دستاں نہ پہننے، اور اپنے چہرے کو نقاب یا برقعہ سے نہ چھپانے، البتہ اجنبی مرد کی موجودگی میں اپنے چہرے کو اوڑھنی وغیرہ سے چھپانا



واجب ہے، جس طرح دیگر حالات میں واجب ہے۔



● مُحْرَمٌ كُورِ احرام سے اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے اور نہ ایسی چیزوں سے جو سر کو لگ جائیں مثلاً: ٹوپی، شماغ، غترہ، عمامہ، اگر بھول کر یا انجانے میں ڈھانپ

لے تو یاد آنے کے بعد یا حکم معلوم ہو جانے کے بعد اس کو نکال دے، اس طرح

اس پر کوئی گناہ وغیرہ نہیں ہے۔



● اسی طرح مُحْرَمٌ کو پورے بدن پر یا بدن کے کچھ حصہ پر سلاہوا کیپڑا پہننا

جائز نہیں ہے، مثلاً: جبہ، قمیص، ٹوپی، پاجامہ، اور موزے پہننا۔ ہاں اگر کھلا

کیپڑا نہ پائے تو پاجامہ پہننا جائز ہے، اور جو شخص جو تانہ پائے اس کو موز

پہننا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔



مُحْرَم کے لئے جائز ہے

● گھڑی اور ہیڈ فون پہننا۔

● انگوٹھی اور چیل پہننا۔

● چشمہ، بلت، اور کمر بند پہننا۔

● چھتری یا گاڑی کی چھت سے سایہ حاصل کرنا جائز ہے،

اسی طرح سر پر سامان یا بسترا اٹھانا جائز ہے۔

● زخم پر پٹی باندھنا، سر اور بدن دھونا جائز ہے،

اسی طرح احرام کے کپڑے بدلنا، انکو دھونا جائز ہے،

اگر سر اور بدن دھوتے وقت بغیر قصد کے کچھ بال

● گر جائیں تو کوئی بات نہیں ہے۔

● اگر مُحْرَم بھول کر یا انجانے میں اپنے

سر کو ڈھانک لے تو یاد آنے پر یا حکم معلوم

ہو جانے کے بعد اس کو ہٹانا واجب ہے۔



حج کی تین قسمیں

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس پر واجب ہے کہ تین قسموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے

حج کے مہینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں عمرہ کا احرام باندھے، اور لَبَيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا إِلَى الْحَجِّ کہے، طواف اور سعی کرے اور بال نکال کر عمرہ سے فارغ ہو جائے، اس کے بعد اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائے اور حج پورا کر لے، تمتع کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایام حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھے۔

| | |
|---|------------|
| ۱ | تَمَتُّعٌ |
| | عمرہ |
| | حج |
| | اور قربانی |

حج اور عمرہ کی نیت ایک ساتھ کرے اور لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدوم کرے حج اور عمرہ کی سعی کرے اور احرام کی حالت ہی میں رہے حلال نہ ہو، آٹھویں تاریخ کو منیٰ جائے پھر عمرہ اور حج کے بقیہ ارکان پورا کرے، البتہ سعی نہ کرے کیونکہ وہ طوافِ قدوم کے ساتھ سعی کر چکا ہے، قرآن کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایام حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھے۔

| | |
|---|------------|
| ۲ | قِرَانٌ |
| | عمرہ |
| | حج |
| | اور قربانی |

صرف حج کی نیت کرے، اور لَبَيْكَ حَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدوم اور حج کی سعی کر لے، اور حالت احرام میں رہے یہاں تک کہ تمام ارکان مکمل کر لے۔ افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے اس لئے کہ اس نے صرف حج کیا ہے، عمرہ نہیں کیا۔

| | |
|---|----------------------|
| ۳ | اِفْرَادٌ |
| | صرف حج |
| | اس پر قربانی نہیں ہے |

جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لائے اس کے حق میں تمتع افضل ہے۔
اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اسی حج کا حکم دیا تھا۔

یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) سے پہلے

افراد کرنے والا قرآن کرنے والا تمتع کرنے والا

”سب کے سب میقات سے احرام باندھیں“

طوافِ قدم کرے طوافِ قدم کرے طوافِ قدم کرے

حج کی سعی کرے حج اور عمرہ کی سعی کرے عمرہ کی سعی کرے

اپنے سر کے بال منڈوانے یا کم کرے

احرام سے حلال ہو جائے اور اس کیلئے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے حتیٰ کہ عورت بھی

اور یوم الترویہ کو حج کا احرام باندھ لے۔

یومِ آخر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔

یومِ آخر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔

۱ مفرد کے لئے طوافِ قدم سنت ہے اگر اس کو چھوڑ دے تو کوئی بات نہیں۔

۲ طوافِ قدم کرنے کے بعد فوراً منی چلے جائے تو حج کی سعی طوافِ افاضہ کے بعد کر لے۔

جو پیچہ سن تمیز کو نہ پہنچا ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور بیچے کے سلسلے ہونے کیڑے نکال دے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے اس طرح پیچہ بھی خرم ہو جائے گا، وہ بھی انہی چیزوں سے بچتا رہے جن سے بڑا خرم بچتا ہے، اسی طرح وہ بچی جو سن تمیز کو نہ پہنچی ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے، اس طرح بچی بھی خرم ہو جائے گی، وہ بھی انہی چیزوں سے بچنے لگی جن سے ایک بڑی خرم عورت بچتی ہے۔ طواف کی حالت میں ان دونوں بچی کے کیڑے اور بدن پاک و صاف رہنا چاہئے، اس لئے کہ طوافِ نمازی طرح ہے، جس میں طہارت شرط ہے۔ اور اگر پیچہ اور بچی سن تمیز کو پہنچے ہوں تو اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھیں گے۔ اور احرام باندھنے کے وقت بڑے لوگ جو کچھ کرتے ہیں یہ بھی وہی کریں گے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا، وغیرہ۔



رہنمائے حج اور عمرہ

عمرہ کا طریقہ

قال رسول اللہ ﷺ

العمرۃ إلى العمرۃ كفارة لما بينهما
والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة

متفق عليه

عمرہ کا طواف

عمرہ کرنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچے:

تو فوراً غسل کر لے پھر مسجد حرام جائے جو اللہ کا پرانا گھر ہے، تاکہ عمرہ کے ارکان ادا کرے اور بغیر غسل کے بھی مسجد حرام جاسکتا ہے، اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيمِ
وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا شروع ہے۔

پھر طواف کے لئے کعبہ شریف کی طرف جائے،

مرد آدمی کے لئے سنت یہ ہے کہ عمرہ اور طواف قدوم میں اضطباع کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا داہنا کندھا کھلا رکھے اور کپڑے کے کواہنے کندھے کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔

طواف کا آغاز حجر اسود سے کرے،

اگر حجر اسود تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچ کر بوسہ دے، مزاحمت و مدافعت، گالی گلوچ اور مار دھاڑ سے لوگوں کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ طریقہ غلط ہے اور اس میں ایذا رسانی ہے۔ بلکہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے، اور گزرتے وقت حجر اسود کے سامنے نہ ٹہرے۔

دوسروں کو دھکا دینا یا انہیں تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔



عمرہ کا طواف

اس طرح اپنا طواف جاری رکھے ساتوں چکر میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر، استغفار، دعا یا قرآن کی تلاوت کرتے رہے، مخصوص دعاؤں کے ساتھ آواز بلند نہ کریں اس لئے کہ اس سے طواف کرنے والوں کو خلل ہوتا ہے۔

رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد میسر

ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کا استلام کرے (یعنی چھوئے)، اس کو بوسہ نہ دے اور نہ اس کا مسح کرے، جیسا کہ بعض لوگ بخلاف سنت کرتے ہیں، اگر رکن یمانی کا استلام نہ کر سکے تو اس کو چاہئے کہ بغیر اشارہ اور بغیر تکبیر (اللہ اکبر) کہے اپنے طواف کو جاری رکھے۔ سنت یہ ہے کہ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا إِنَّا فِي الذَّنْبِ كَانَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

سورة البقرة

اس طرح سات چکر لگا کر اپنے طواف کو مکمل کرے،

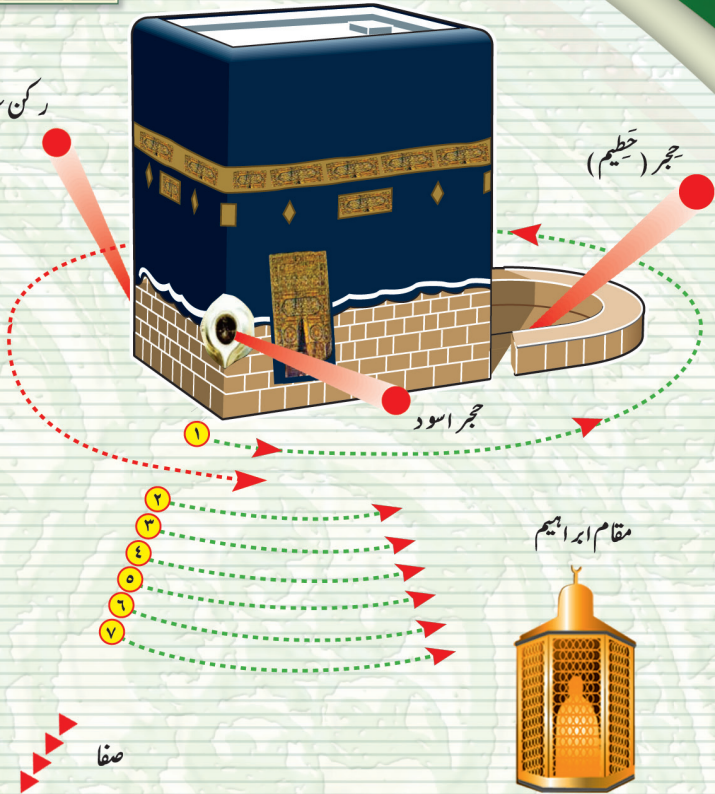
ہر چکر حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے، ابتدائی تین چکر وں میں رمل کرے یعنی صرف طواف قدم کے پہلے تین چکر میں کم فاصلے کے ساتھ قدم اٹھا کر تیز چلے۔



حجر اسود

رکن میانی


حجر (حطیم)




ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے




طواف کے دوران چند ملاحظات

 دوران طوافِ حج کے اندر سے گزرنا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ طواف میں داخل ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ حج کے اندر سے طواف کرنے سے طواف باطل ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ حج کعبہ میں داخل ہے۔

 کعبہ کے تمام کناروں، دیواروں، غلاف، دروازے اور مقام ابراہیم کو چھونا۔
یہ ناجائز ہے، بلکہ بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے۔

 دوران طواف عورتوں کو مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے، خاص کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے پاس۔

اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو درج ذیل کام کرے:

- ۱ دانہ کنڈھے کو ڈھانپ لے۔
- ۲ اگر میسر ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت پڑھ لے۔ یہ نماز سنت مؤکدہ ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

سُورَةُ الْكَافُرُونَ

پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد

سُورَةُ الْاٰخِلَافِ

پڑھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمرہ کی سعی

طواف ختم ہو جانے کے بعد:

عمرہ کرنے والا سعی کے سات چکرا دارا کرنے کے لئے صفا کی طرف جائے، جب صفا سے قریب ہو جائے تو اس طرح کہے اَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

پھر صفا پر چڑھے

اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ -

یہ دعائیں بار پڑھے

اور ہر ایک کے درمیان جو چاہے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے، اور اگر اسی دعا پر اکتفاء کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف دعا کے وقت اٹھائے، اللہ اکبر کہتے وقت اشارہ نہ کرے،
دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا حج اور عمرہ کرنے والوں کی عام غلطیوں میں سے ہے۔

پھر صفا سے اتر کر مروہ

کی طرف چلتے ہوئے جو میسر ہو اپنے اور اپنے اہل و عیال اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب ہری لائٹ پر پہنچے تو

تیز دوڑے یہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں،

اور جب دوسری ہری لائٹ پر پہنچے تو عام چال چلے یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے۔



مردہ

جب مردہ پہنچے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے وہی دعائیں پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے۔

● لیکن آیت نہ پڑھے اور جو چاہے دعائیں کرے پھر مردہ سے اترے اور عام چال چلے جب ہری لائٹ پر پہنچے تو دوسری ہری لائٹ تک تیز دوڑے پھر عام چال چل کر صفا پر چڑھے، اس طرح اپنی سعی کے سات چکر پورے کرے، صفا سے مردہ تک ایک چکر اور مردہ سے صفا تک دوسرا چکر ہوگا۔



● اگر سعی چلتے ہوئے شروع کرے پھر تھکان محسوس کرے یا۔ اللہ نہ کرے۔ کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور اپنی سعی کو ویل چیئر (کرسی) تکمیل کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔



✓ حیض اور نفاس والی عورت کے لئے جائز ہے کہ..

● طواف کے سوا سعی ادا کرے اس لئے کہ سعی کی جگہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے..



● ~~سعی کے دوران ہری لائٹوں کے درمیان عورتوں کا دوڑنا عام غلطیوں میں سے ہے..~~

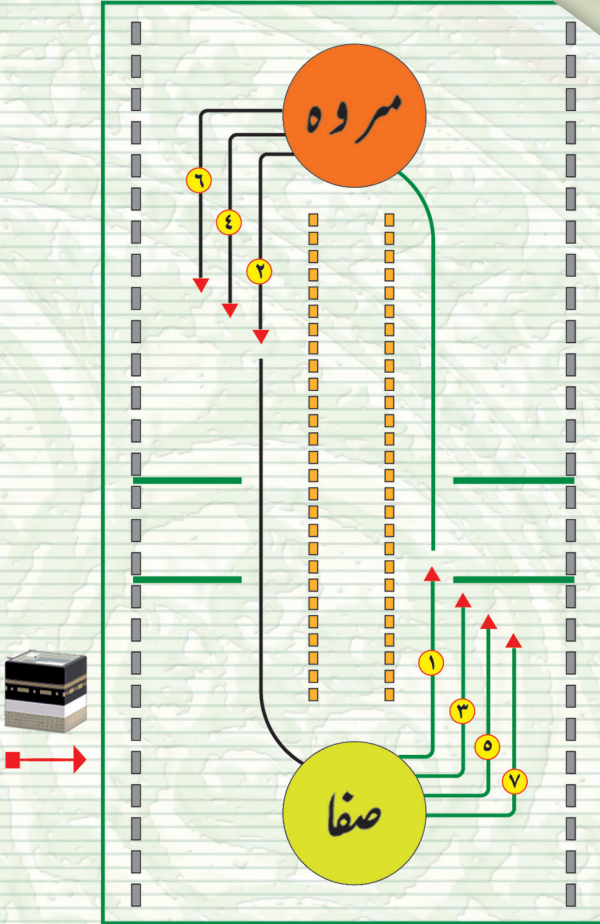


● سعی مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا اپنے سر کے بال منڈوائے یا کٹنگ کرائے، منڈوانا افضل ہے۔ کٹنگ پورے بالوں کی ہونی چاہئے۔ اور عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کم کر لے۔

اس طرح عمرہ کے کام ختم ہو جاتے ہیں

اور اب عمرہ کرنے والوں کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

سعی صفا سے شروع ہوتی ہے اور مردہہ ختم ہوتی ہے



دوہری لائنوں کے درمیان تیز چلنا



رہنمائے حج اور عمرہ

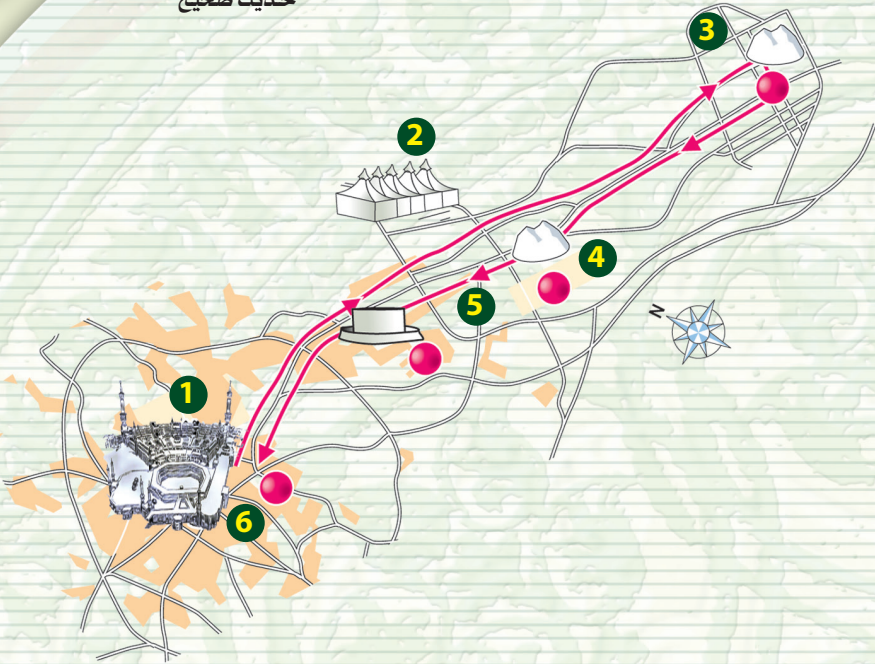
حج کا طریقہ

الْحَجُّ أَشْهَرُ مَعْلُومَاتٍ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

" من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع من ذنوبه كيوم ولدته أمه "

حدیث صحیح



ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ

یومِ ترویہ ..

حج کے ارکان آٹھویں ذی الحجہ سے شروع ہوتے ہیں،

اس دن کو یومِ ترویہ کہا جاتا ہے۔

تمتع کرنے والا اس دن چاشت کے وقت احرام باندھے، احرام باندھنے سے قبل وہ تمام کام کرے جو عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے کیا ہے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا اور نماز پڑھنا، پھر اپنی قیام گاہ سے احرام باندھے،

البتہ قرآن اور افراد کرنے والے حاجی اپنے احرام میں باقی رہیں گے۔

تمتع، قرآن اور افراد کرنے والے تمام حاجی ظہر سے پہلے منیٰ کی طرف نکلیں، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نمازیں جمع کئے بغیر ان کے اوقات میں چار رکعت والی نمازوں کو قصر کے ساتھ پڑھیں۔ نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ ہی میں گزاریں، اور فجر کی نماز بھی وہیں پڑھیں، یومِ ترویہ سے پہلے منیٰ پہنچنے والا منیٰ ہی میں ترویہ کے دن چاشت کے وقت حج کا احرام باندھ لے۔

سنت یہ ہے کہ حاجی ترویہ کا دن منیٰ میں گزارے،

نویں ذی الحجہ کو فجر پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہونے کا انتظار کرے، پھر سکون و قار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے، قرآن پڑھتے ہوئے، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے، اللہ رب العالمین کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے ہوئے چلتے رہیں۔

ظہر سے پہلے



ظہر عصر مغرب اور
عشاء کی نمازیں



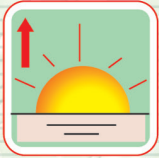
منیٰ میں رات گزارنا

نویں ذی الحجہ

عرفہ کا دن ..

وقوف عرفہ حج کا ایک رکن ہے اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہو سکتا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سورج طلوع ہونے سے لیکر



حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے

ابوداؤد، ترمذی۔

عرفہ کا دن ..

سب سے بہترین دن ہے،

اس دن حاجیوں کے فود میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ جہاں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ بطور فخر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

سورج غروب ہونے تک



صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
(اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن میں اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، پھر قریب ہو کر بطور فخر تمہارا ذکر فرشتوں سے کرتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کی خواہش کیا ہے؟ ..) -

ہم اللہ سے اس کا فضل و احسان طلب کرتے ہیں ...

نویس ذی الحجہ

عرفہ کا دن..

سنت یہ ہے کہ حاجی اگر میسر ہو تو مقامِ نمرہ میں اترے ورنہ سیدھے عرفہ کے حدود میں داخل ہو جائے، وہاں بہت سی نشانیاں اور علامتیں ہیں جو عرفہ کے حدود کی نشاندہی کرتی ہیں... عرفہ کا سارا میدان ٹہرنے کی جگہ ہے، حاجی کو چاہئے کہ اس عظیم دن میں وقت سے فائدہ اٹھانے کی فکر کرے تلبیہ، ذکر، اور میثرت استغفار کرے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے، خشوع و خضوع کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے اللہ کی طرف متوجہ جائے، اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے، اپنی اولاد اور دیگر مسلمانوں بھائیوں کے لئے دعائیں کرے۔

میدان عرفہ



ظہر کا وقت ہو جائے تو امام صاحب و وعظ و نصیحت پر مشتمل خطبہ دیتے ہیں، پھر ظہر اور عصر کی نماز جمع اور قصر کرتے ہوئے ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ رسول اللہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا، ان دونوں نمازوں سے پہلے یادِ میمان میں یا ان دونوں کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہ پڑھے۔

ظہر اور عصر: قصر اور جمع کر کے پڑھنا۔

حاجیوں کو چاہئے کہ اس مبارک دن میں ایسی غلطیوں سے بچیں جو اس عظیم دن، اور اس باعزت جگہ میں ان کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں۔



غروبِ شمس

مزدلفہ کی طرف



یومِ عرفہ کی بعض عام غلطیاں ❌

حدودِ عرفہ کے باہر اترنا اور سورج غروب ہونے تک وہیں رہ جانا پھر مزدلفہ لوٹ جانا۔
جس نے ایسا کیا اس کا حج نہیں ہوگا۔

❌ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفہ سے نکل جانا؛ یہ جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔

❌ جس نے ایسا کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفہ لوٹ جائے اگر نہ لوٹے تو اس کو ایک دم (قربانی) دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

❌ جبلِ عرفہ پر چڑھنے کی خاطر بھیڑ لگانا، دھکے دینا، اس کی چوٹی پر پہنچنا، اس کو چھونا اور وہاں نماز پڑھنا، یہ سب بدعتیں ہیں جن کی دین میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔
مزید یہ کہ اس پر چڑھنے سے صحت اور بدن پر بھی مختلف نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔
❌ دعا کے وقت جبلِ عرفہ کی طرف رخ کرنا۔

✅ سنت تو یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کریں۔



مزدلفہ

نویں ذی الحجہ کو سورج غروب

ہونے کے وقت حجاج کے قافلے - اللہ کی برکت سے -، مشعر حرام - مزدلفہ - کی طرف چل پڑتے ہیں، تلبیہ کہتے ہوئے، اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، اس کے احسان، اور اس کے فضل و کرم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اللہ نے انہیں میدان عرفات میں حاضری کی توفیق بخشی ہے، یہاں پہنچنے کے فوری بعد مغرب اور عشاء جمع اور قصر، ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور رات گزارتے ہیں۔

مزدلفہ پہنچنے ہی بعض حجاج غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جن سے متنبہ ہونا چاہئے، مثلاً:

مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے سے پہلے کنکریاں چننا۔

یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھانا ضروری ہے۔

جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں؛ کہ سنت یہ ہے کہ حجاج یہ رات مزدلفہ میں گزاریں، یہاں تک کہ نماز فجر پڑھ لیں،

البتہ خواتین، کمزور لوگ، بچے اور ان سب کے ذمہ دار حضرات آدھی رات کے بعد منیٰ جاسکتے ہیں۔

حاجی جب نماز فجر سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ مشعر حرام جو کہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے، اس کے پاس ٹہرے، یا مزدلفہ میں کسی بھی جگہ ٹہر جائے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، تکبیر کہے، اور جتنا ہو سکے دعائیں کرے، پھر سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے چل پڑے۔

منیٰ جاتے ہوئے راستے میں جمرہ عقبہ کو مارنے کے لئے سات کنکریاں چن لے، جو چنے کے دانے سے ذرا بڑے ہوں، اور بقیہ دانوں کے لئے منیٰ ہی سے چن لے۔

یہاں سے - اللہ کی برکت میں - تلبیہ کہتے ہوئے خشوع کے ساتھ زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے منیٰ کی جانب چلتا رہے۔

غروب کے وقت



مزدلف کی طرف



مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کے ساتھ پڑھنا

مزدلفہ میں رات گزارنا

نماز فجر پڑھنا

ذکر و دعا

کنکریاں چننا



منیٰ کی طرف



بیک اللہم بیک .. بیک لا شریک لک بیک .. إن الحمد والنعمه لک والملك .. لا شریک لک

اور جب حاجی منی پہنچے

اور جب حاجی منی پہنچے تو حجرہ عقبہ کی طرف جانے میں جلدی کرے،
حجرہ عقبہ وہ ہے جو مکہ سے قریب ہے۔

چنانچہ حجرہ عقبہ پہنچنے ہی تلبیہ بند کر دے، پھر درج ذیل کام کرے:

۱



حجرہ عقبہ کو سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے،
ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔



۲



اگر اس پر قربانی ضروری ہے تو قربانی کرے،
خود بھی کھائے اور فقراء کو بھی کھلائے۔



۳



اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرائے، لیکن منڈوانا افضل ہے،
اور عورت اپنے بالوں میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کر لے۔



یہ ترتیب افضل ہے

اور اگر کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

یہ قربانی کا دن ہے اور بقر عید کا پہلا دن ہے..

مسلمان دنیا کے مشرق اور مغرب میں اور جان حنی کے میدان میں ایک خاص انداز میں عید الاضحیٰ کا استقبال کرتے ہیں، اس حال میں کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے خوش و خرم ہوتے ہیں، اور اللہ کے تقرب کی خاطر اپنے جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ جمرہ عقبہ کو نکلیاں مارنے کے بعد ان الفاظ میں عید کی تکبیر کہتا ہے:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.. اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ..

حجرات کو نکلیاں مارتے وقت بعض حاجیوں سے بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں مثلاً:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیاطین کو مار رہے ہیں، چنانچہ وہ غصہ میں گالیاں دیتے ہوئے نکلیاں مارتے ہیں، جب کہ حجرات کو نکلیاں مارنے کا مقصد صرف اللہ کے ذکر کو قائم کرنا ہے۔

بڑی بڑی نکلیاں، یا جوتوں، یا کٹری کے ٹکڑوں سے حجرات کو مارنا؛ دین میں غلو ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

رمی کے لئے حجرات کے پاس بھیڑ لگانا اور جھگڑا کرنا؛ بڑی غلطی ہے، حاجی پر واجب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی برتے اور حوض کے اندر صبح جگہ پر رمی کرنے کی کوشش کرے خواہ کنکری ستون کو لگے یا نہ لگے۔

ایک ساتھ تمام نکلیاں مارنا: اس صورت میں یہ سب ایک ہی کنکری شمار ہوگی، حالانکہ مشروع تو یہ ہے کہ نکلیاں کیے بعد دگرے مارے، اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ حاجی جب جمرہ عقبہ کو نکلیاں مار لے، حلق یا قصر کر لے تو اس کے لئے تحلل اول جائز ہوگا، اب وہ سسلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے..

جمرہ عقبہ کی طرف جانا



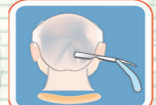
تلبیہ بند کرے

جمرہ عقبہ کو رمی کرے

تکبیرات عید کہتا رہے



قربانی کرے



حلق یا قصر کرے

اور عورت کے سوا احرام کی تمام ممنوع چیزیں اس کے لئے حلال ہو جاتی ہیں۔



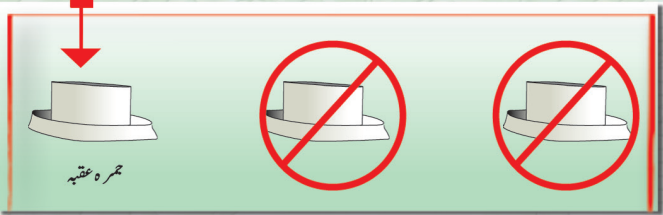
حجرات کو کنکریاں مارنا

عید کے دن صبح مزدلفہ سے منی پہنچ کر مندرجہ ذیل کام کریں:

حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے میں جلدی کرے، سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔



مکہ کی جانب
←



ایام تشریق کے تینوں دنوں میں۔

حجرہ صغریٰ، حجرہ وسطیٰ، اور حجرہ عقبہ؛ تینوں کو کنکریاں مارے۔



← ۱۹۰ میٹر



← ۱۵۰ میٹر



طوافِ افاضہ

طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جمرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طوافِ افاضہ کر لے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حج قرآن یا حج افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کر لیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایامِ منیٰ کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔



جب حاجی قربانی کے دن طوافِ افاضہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتیٰ تک کہ عورت بھی حلال ہو جاتی ہے۔



طوافِ افاضہ

طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جمرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طوافِ افاضہ کر لے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حج قرآن یا حج افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کر لیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایامِ منیٰ کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔



جب حاجی قربانی کے دن طوافِ افاضہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتیٰ تک کہ عورت بھی حلال ہو جاتی ہے۔



حجرات کو کنکریاں مارے

● سنت یہ ہے کہ حاجی حجرہ صغریٰ اور حجرہ وسطیٰ کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا کرے کسی کو دھکا مارے اور تکلیف دیئے بغیر البتہ حجرہ کبریٰ کے پاس نہ ٹھہرے اور نہ ہی دعا کرے۔

● اور جو دو دنوں کے بعد جانا چاہے اس پر واجب ہے کہ بارہ تاریخ کو تینوں حجرات کو کنکریاں مارے پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی منیٰ سے نکل جائے۔ ہاں اگر سورج غروب ہو گیا اور وہ اچھی منیٰ ہی میں ہے تو اس پر ضروری ہے کہ تیرہ تاریخ کی رات بھی منیٰ میں رہے اور دوسرے دن زوال کے بعد رمی کرے۔ اب اگر وہ جلدی نکلنے کی تیاری نہیں کیا اور دن نکل جائے تو اس پر منیٰ میں رات گزارنا لازم نہیں ہے۔



طواف وداع

حجاج منی سے نکلنے کے بعد طواف وداع کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جائیں، حج کے تمام ارکان و واجبات ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کا حکم بجالاتے ہوئے حج کا آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز کوچ نہ کرے جب تک کہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ نہ ہو جائے

متفق علیہ

طواف وداع حج کا وہ آخری واجب ہے، جس کو وطن لوٹنے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کرنا ہر حاجی پر واجب ہے۔
طواف وداع صرف حیض اور نفاس والی خواتین کو معاف ہے۔



حج کے ارکان و واجبات

حج کے ارکان: (۴)

| | |
|---|-------------------|
| ۱ | احرام باندھنا۔ |
| ۲ | عرفہ میں ٹھہرنا۔ |
| ۳ | طوافِ افاضہ کرنا۔ |
| ۴ | سعی کرنا۔ |

جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا
اس کا حج مکمل نہیں ہوگا۔

حج کے واجبات: (۷)

| | |
|---|-------------------------------------|
| ۱ | میقات سے احرام باندھنا۔ |
| ۲ | سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہرنا۔ |
| ۳ | مزدلفہ میں رات گزارنا۔ |
| ۴ | ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا۔ |
| ۵ | کنکریاں مارنا، |
| ۶ | بال منڈوانا یا کم کرنا۔ |
| ۷ | طوافِ وداع کرنا۔ |

جس نے کوئی ایک واجب بھی چھوڑ دیا
تو اس کے بدلے فدیہ (قربانی) دے،
جس کو مکہ میں ذبح کرے اور وہاں کے
فقراء میں تقسیم کر دے، اور خود نہ کھائے۔



رہنمائے حج اور عمرہ

عورتوں کے مخصوص احکام

اقرباؤنا زینبک الذی غنق غنق الانبان
فی علم عالم الانبان
ستغنی ان الی ربک
کان علی ایدی

لعمروا تعذر لی سبک اقم یقمہون
والکلم خذہ من سبک اقم یقمہون
والکلم خذہ من سبک اقم یقمہون
والکلم خذہ من سبک اقم یقمہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
عنک ووزک الذی انقض حزنک
ان مع الغریب
فاذا

عورتوں کے مخصوص احکام

مرد اور عورت پر حج واجب ہونے کے شرط:

عورت کے لئے محرم کا ہونا بھی شرط ہے..

جو سفر حج میں اس کے ساتھ رہے جیسے: شوہر یا وہ شخص جس سے نسب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہو گئی ہے جیسے باپ، بیٹا، بھائی یا کسی مباح سبب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوتی ہو جیسے: رضاعی بھائی، یا عورت کی ماں کا شوہر، یا عورت کے شوہر کا بیٹا،.. اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ ”کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت میں نہ رہے مگر یہ کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو اور عورت سفر نہ کرے بغیر محرم کے ، ایک شخص کھڑا ہو اور کہا اے اللہ کے رسول میری بیوی سفر حج پر نکل گئی ہے، جبکہ فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ دیا گیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی نکل جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“ (مشفق علیہ)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ

(مشفق علیہ)۔

اس بارے میں احادیث بہت ہیں جو عورت کو محرم کے بغیر حج اور دوسرے سفر سے روکتی ہیں۔ عورت چونکہ صنف نازک ہے، سفر میں بہت سے حالات اور مصائب سے دوچار ہو سکتی ہے جن کا مقابلہ مرد ہی کر سکتے ہوں۔ اور فاسق اور بدکاروں کی نذر بھی ہو سکتی ہے، لہذا اس کے ساتھ ایک ایسے محرم کا ہونا ضروری ہے جو اس کی دیکھ رکھ کر سکے۔

اسلام

عقل

بلوغت

حجیت

استقامت



دو شرط جن کا محرم میں پایا جانا ضروری ہے

عورت کے سفر حج میں ساتھ رہنے والے محرم میں ان شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

اگر محرم نہیں ہے تو اس پر لازم ہے کہ درج ذیل احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جانب سے حج کرنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائے:

۱- اگر نفل حج ہے تو شوہر کی اجازت ضروری ہے اس لئے کہ شوہر کا جو حق عورت پر ہے وہ فوت ہو رہا ہے۔ اور شوہر کو یقین ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نفل حج کرنے سے منع کر دے۔

۲- باتفاق علماء عورت حج اور عمرہ میں مرد آدمی کی نیابت کر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کی نیابت کر سکتی ہے، خواہ وہ اس کی بیٹی ہو یا کسی دوسرے کی۔

۳- سفر حج میں عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو وہ اپنا سفر جاری رکھے اور جیسا کچھ پاک عورتیں کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی کرتی رہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اگر یہ حیض یا نفاس اس کو احرام کی نیت سے پہلے آجاتا ہے تو بھی

وہ احرام کی نیت کر لے کیونکہ احرام کی نیت کیلئے طہارت شرط نہیں ہے۔

۴- احرام باندھنے کے وقت عورت وہی کام کرے جو کام مرد کرتا ہے یعنی غسل کرنا، بال، اور ناخن وغیرہ نکال کر پاک و صاف ہونا۔ اپنے بدن میں ایسا عطر استعمال کرنے

میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں تیز خوشبو نہ ہو؛ جیسا کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلتے تھے

اور احرام کے وقت اپنی پیشانیوں پر مشک کی پٹیاں باندھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی پسینہ پسینہ ہو جاتی تو اس کے چہرے پر بہہ جاتا؛ نبی کریم ﷺ اس کو دیکھتے

اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔ (ابوداؤد)۔

مسلمان ہو

عقل مند ہو

بالغ ہو

عورتوں کے مخصوص احکام

۵۔ عورت اگر چہرے پر برقعہ اور نقاب ڈالی ہے تو احرام کی نیت کے وقت اس کو نکال دے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ: مُحْرَمٌ عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے۔ (بخاری)۔

اور جب غیر محرم مرد اس کی طرف دیکھے تو اپنے چہرے کو نقاب اور برقعہ کے علاوہ اوڑھنی یا کسی اور کپڑے سے چھپالے، اسی طرح ہتھیلیوں کو بھی دستاروں کے علاوہ کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے، اس لئے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں پردے میں داخل ہیں جن کو حالت احرام اور دیگر حالات میں بھی اجنبی مردوں سے چھپانا واجب ہے۔



۶۔ حالت احرام میں عورت کے لئے ایسا زانہ لباس پہننا جائز ہے؛ جس میں زینت نہ ہو، مردوں سے مشابہ نہ ہو، نہ اتنا تنگ ہو کہ اس سے اعضاء جسم ظاہر ہونے لگیں، نہ اتنا پتلا ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے پیر اور ہاتھ کھلے رہیں، بلکہ ڈھیلا ڈھالا، موٹا اور کشادہ ہونا چاہئے۔

برقع، نقاب اور دستار نے

زینت اور پتلے لباس

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ محرم عورت قمیص، میا کسی، پاجامہ، اوڑھنی، اور موزے پہن سکتی ہے، کسی خاص رنگ کا کپڑا پہننا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ جو رنگ بھی عورتوں کے لئے مخصوص ہے جیسے لال یاہرا یا کالا؛ بہن سکتی ہے، اور اگر اس کا بدیل استعمال کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (مغنی ۳/۳۲۸)

تلبیہ میں آواز بلند کرنا

۷۔ احرام کی نیت کے بعد عورت کے لئے مسنون ہے کہ صرف اتنی آواز میں تلبیہ پڑھے جتنا اپنے آپ کو سنا آئے، آواز بلند کرنا عورت کے لئے مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کے لئے اذان اور اقامت مسنون نہیں ہے اور نماز میں (امام کو) تلبیہ کرنے کے تالی مارنا سنت ہے نہ کہ تسبیح۔ (مغنی ۲/۳۳۰-۳۳۱)



عورتوں کے مخصوص احکام

۸۔ طواف کے دوران عورت کو مکمل پردہ کرنا آواز پست رکھنا، نظریں نیچی کرنا اور مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے خصوصاً حجر اسود یا رکن یمانی کے پاس، مطاف کے بالکل کنارے سے طواف کرے، مزاحمت حرام ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے، اگرچہ باسانی ہی سہی کعبہ سے قریب ہونا اور حجر اسود کو بوسہ دینا یہ دونوں سنت ہیں، لہذا ایک سنت کو اپنانے کے لئے کسی حرام کا ارتکاب نہ کرے۔ عورت کے حق میں سنت یہ ہے کہ جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو دور ہی سے اشارہ کرے۔



مردوں سے مزاحمت

۹۔ عورتوں کا طواف اور سعی صرف چلنا ہے اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں پر نہ طواف میں رمل (تیز چلنا) ہے اور نہ سعی میں۔ اور ان پر اضطباع (دبانے کندھے کو کھلا رکھنا) بھی نہیں ہے۔ (معنی ۳۳۲/۲)

رمل

۱۰۔ رہی بات ان مناسک حج کی جن کو ایک حائضہ عورت انجام دے سکتی تو وہ یہ ہیں؛ احرام کی نیت کرنا، عرفہ میں ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، اور جمرات کو نکل کر یاں مارنا، اہلیہ طواف اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے؛ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

”عام حاجی جو جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرتی جاؤ لیکن بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ۔“

(مشفق علیہ)

تنبیہ..

طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے تو ایسی حالت میں سعی کر سکتی ہے اس لئے کہ سعی کے لئے طہارت کی شرط نہیں ہے۔



عورتوں کے مخصوص احکام

۱۱- عورتوں کے لئے چاند غائب ہونے کے بعد ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے کوچ کر جانا اور منی پہنچنے کے بعد بھیڑ زیادہ ہونے کے ڈر سے جمرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنا بھی جائز ہے۔

۱۲- عورت حج اور عمرہ میں اپنی چوٹی کے کناروں سے انگلی کے پور کے برابر بال کاٹ لے، بال منڈوانا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔



۱۳- حائضہ عورت جمرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنے اور چوٹی سے کچھ بال کم کرنے کے بعد حلال ہو جاتی ہے، احرام کی وجہ سے جو چیزیں اس پر حرام تھیں اب وہ حلال ہو گئیں۔ البتہ اپنے شوہر کے لئے طواف افاضہ کے بعد ہی حلال ہوگی، اگر اپنے آپ کو شوہر کے قابو میں دے دی تو اس پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے؛ یعنی مکہ ہی میں ایک بکری ذبح کر کے فقراء حرم کے درمیان تقسیم کرنا ہوگا۔

ضعیف لوگوں کے ساتھ

۱۴- طواف افاضہ کے بعد عورت کو اگر حیض آجائے تو وہ اپنے وطن سفر کر سکتی ہے اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیث عائشہ میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: (صفیہ بنت حبیبی طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ سے ذکر کریں تو آپ نے فرمایا: ”کیا وہ ہم کو روک لے گی؟“

اپنے بالوں میں سے

تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ وہ (جب منی سے) مکہ آئیں اور طواف افاضہ سے فارغ ہو گئیں تو اس کے بعد حائضہ ہو گئیں، آپ نے فرمایا: تب تو وہ نکل جائے“ متفق علیہ۔

حائضہ عورت
طواف وداع
سے ساقط ہو جاتا ہے

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کر دی گئی ہے۔ (بخاری مسلم)۔



رہنمائے حج اور عمرہ

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ



زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

مدینہ: نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی جگہ ہے اور آپ کا ٹھکانہ ہے۔

اس میں مسجد نبوی ہے جو ان تین مسجدوں میں سے ایک ہے جن کی طرف سفر کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَشُدُّ وَالرِّحَالِ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ:

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَمَسْجِدِي هَذَا

وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

(مشفق علیہ)۔

ترجمہ: سفر نہ کرو سوائے تین مسجدوں کے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی۔ مسجد نبوی کی زیارت حج کے شروط یا واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا حج سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور نہ اس کیلئے احرام ہے۔ البتہ وہ سال بھر کسی بھی وقت مشروع اور مستحب ہے۔ جس کو اللہ توفیق سے بلا حرمین شریفین تک پہنچنا میسر ہو جائے تو اس کے لئے مسنون ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے مدینہ جا کر پھر رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے..

جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔



مدینہ النبی ﷺ (نبی کا شہر)

زیارت کرنے والا جب مسجد نبوی پہنچے تو:

داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةِ وَ السَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ،
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ وَجْهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطٰنِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ،
اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی پرانی سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے کے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد... سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اگر ریاض الحجہ میں پڑھے تو بہتر ہے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس جائے اور اس کی طرف رخ کر کے پورے ادب و احترام اور پست آواز کے ساتھ اس طرح سلام کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ، اللّٰهُمَّ اِنِّهٖ الْوَسِيْلَةُ وَ الْفَضِيْلَةُ وَ اَبْعَثْتَهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ ، اللّٰهُمَّ اجْزِهِ عَنْ اُمَّتِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاءِ۔

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو، اے اللہ تو انہیں وسیلہ اور فضیلت عطا کرو اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اے اللہ تو انہیں ان کی امت کی جانب سے سب سے افضل بدلہ عطا فرما۔

زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور انکے لئے بھی رحمت و مغفرت اور رضائے الہی کی دعا کرے۔
- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور رحمت و مغفرت اور رضائے الہی کی دعا کرے۔

ملاحظہ:

بعض لوگ مسجد نبوی کی زیارت کے وقت بعض غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بدعت ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی وہ صحابہ کرام سے ثابت ہیں، وہ غلطیاں یہ ہیں:

✗ حجرہ نبوی ﷺ کی کھڑکیوں کو اور مسجد کے کناروں کو چھونا۔

✗ دعا کے وقت قبر کی طرف رخ کرنا۔

✓ صحیح بات یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا چاہیے۔



مسجد نبوی کی زیارت کرنے والے کے لئے مسنون ہے:

بقیع قبرستان کی زیارت کرنا: جہاں متعدد صحابہ کرام ہیں؛ جن میں تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

شہداء اُحد کی زیارت کرنا: اس میں سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ان شہداء کو سلام کرے اور ان کے لئے وہی دعا کرے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت سکھائی ہے، وہ دعایہ ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ
وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ (مسلم)

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومن اور مسلم گھرانے والو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔
یہ بھی مسنون ہے کہ:

مسجد نبوی کی زیارت کرنے والا جب مدینہ میں ہی ہے تو با وضو ہو کر مسجد قباء جائے۔ یہ مسجد اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کی زیارت کر لے، نبی کریم ﷺ اس مسجد کی زیارت کیا کرتے تھے، حدیث صحیح بن حنیف میں اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے فرمایا:
جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قباء آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

مدینہ میں ان کے علاوہ کسی اور مسجد یا جگہ کی زیارت مشروع نہیں ہے،

لہذا مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے اور جس چیز میں ثواب ہی نہیں ہے اس کی خاطر ادھر ادھر گھوم پھر کر اپنے اوپر بوجھ نہ لے۔

مسجد نبوی



رہنمائے حج اور عمرہ

اہم فتاویٰ

اقربا ہنوز تک الذی غنق غنق الا پان
غنی علم بانعام الا پان
ستخی ان الی ربک
کان علی ای

لعمرو ا تعذر لہ سبب اھم یقمھون
لعمرو ا تعذر لہ سبب اھم یقمھون
لعمرو ا تعذر لہ سبب اھم یقمھون

بسم اللہ الرحمن الرحیم
غناک ووزک الذی انقض ظنک
ان مع الغریب
ووضفنا

اہم فتاویٰ

بعض لوگ ہوائی راستے سے آنے والے حاجی کو جدہ سے احرام باندھنے کا فتویٰ دیتے ہیں اور بعض دیگر لوگ اس سے منع کرتے ہیں لہذا اس مسئلہ میں صحیح بات کیا ہے؟ ہمیں بتائیں، اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔

سوال

بحری، خشکی اور ہوائی راستوں سے آنے والے تمام حاجیوں کو اسی میقات سے احرام کی نیت کرنا واجب ہے، جس پر سے وہ گزرتے ہیں: خشکی والے اپنے راستے میں پڑنے والی میقات سے، اور بحری اور ہوائی راستوں والے اپنی میقات کے بالقابل مقام سے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے، جس میں آپ نے مواقیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

جواب

هُنَّ لَهَا وَلَمَّا آتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (متفق علیہ)۔
یہاں جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ جدہ باہر سے آنے والوں کی میقات نہیں ہے، جدہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے اور ان لوگوں کی بھی میقات ہے جو حج یا عمرہ کے ارادہ کے بغیر جدہ آئے پھر انہیں حج یا عمرہ کا ارادہ ہو گیا۔

(عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)

ایک شخص اپنے لئے حج کی نیت کر لیا پھر اسے خیال ہوا کہ اپنے کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا وہ نیت تبدیل کر سکتا ہے؟ اسی طرح ایک شخص اپنے طرف سے حج کی نیت کر لیا، وہ پہلے بھی حج کر چکا ہے، جب عرفہ پہنچا تو اسے خیال ہوا کہ اپنے کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا اس کو نیت تبدیل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال

ایک شخص جب اپنی طرف سے حج کی نیت کر لیا ہے تو اس کو نیت تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے۔

جواب

نہ راستے میں نہ عرفہ میں اور نہ ہی کسی دوسری جگہ میں۔ اپنی طرف سے کرنا لازم ہے اس کو تبدیل نہیں کر سکتا نہ اپنے والد کیلئے نہ اپنی ماں کے لئے اور نہ ہی کسی دوسرے کے لئے؛ اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (بقرہ: ۱۹۶) اور حج اور عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔
لہذا جب اس نے اپنے لئے نیت کر لیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے لئے ہی اس کو پورا کرے اور جب دوسروں کے لئے نیت کیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ دوسروں کے لئے اس کو مکمل کرے، احرام کی نیت کے بعد تبدیلی نہیں کر سکتا، بشرطیکہ وہ پہلے اپنی طرف سے حج کر چکا ہو۔

(عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)





بچپن میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا، میں ایک قابل اعتماد شخص کو والدہ کی جانب سے حج کرنے کے لئے اجرت دے دیا،۔ نیز میرے والد بھی انتقال کر چکے ہیں، میں ان دونوں میں سے کسی کو نہیں پہچانتا۔ میں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنا ہے کہ اس نے حج کیا ہے۔ اب کیا میں اپنی والدہ کے حج کے لئے کسی دوسرے شخص کو اجرت پر متعین کروں یا مجھے خود ہی ان کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے؟ اور کیا میں اپنے باپ کی جانب سے بھی حج کروں جب کہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے حج کیا ہے؟

سوال

ان دونوں کی طرف سے اگر آپ خود حج کریں اور شرعی طریقہ پر اپنے حج مکمل کرنے کی کوشش کریں تو یہ افضل ہے، اور اگر کسی دیندار اور امانت دار شخص کو اجرت دیکر ان کی جانب سے حج کرائیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، افضل تو یہ ہے کہ آپ خود ان کی جانب سے حج اور عمرہ ادا کریں۔ اس سلسلہ میں جس کو آپ نائب بنائیں ان کو اس بات کی تاکید کرنا شروع ہے کہ وہ ان دونوں کی جانب سے حج اور عمرہ کریں۔ آپ کا یہ کام والدین کے حق میں نیکی اور احسان شمار ہوگا، اللہ ہماری اور آپ کی جانب سے قبول فرمائے۔

جواب

ایک عورت حج ادا کر لی اور تمام مناسک حج بھی انجام دی لیکن رمی جمار میں اپنی طرف سے دوسروں کو کیل بنا دی کہ وہ اس کی جانب سے نکلریاں مار دے اس لئے کہ اس ساتھ چھوٹا بچہ تھا، واضح رہے کہ اس کا یہ حج فرض تھا، تو اس کا حکم کیا ہے؟

سوال

اس سلسلہ میں اس پر کچھ نہیں ہے، کیل جب اس کی طرف سے رمی کر دیا ہے تو یہ کافی ہے، اس لئے کہ رمی جمار کے وقت بھیڑ میں عورتوں کے لئے خطرہ ہے، خاص کر جن کے ہمراہ بچہ بھی ہو۔

جواب



اہم فتاویٰ

کیا ایک شخص دوسرے شخص کی وصیت حج کو انجام دے سکتا ہے؟ واضح رہے کہ جس نے وصیت کی ہے وہ زندہ ہے..

سوال

حج کی وصیت کرنے والا یا حج میں نائب بنانے والا بڑھاپے یا دائمی بیماری کے باعث حج نہیں کر سکتا تو اس کو نائب مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے باپ نہ حج کرنے پر قادر ہیں اور نہ ہی سواری پر بیٹھ سکتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی جانب سے حج کرو اور عمرہ کرو، اسی طرح خنعمیہ نامی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے لیکن وہ حج کرنے پر قادر نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ: تم اپنے باپ کی جانب سے حج کرو۔

جواب

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

ایک شخص اپنی جانب سے حج کی وصیت کئے بغیر فوت ہو گیا، اگر اس کا بیٹا اس کی جانب سے حج کر لے تو کیا باپ سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا؟

سوال

میت کا مسلمان بیٹا جو پہلے حج کر چکا ہو، اگر اپنے باپ کی جانب سے حج کر لے تو اس (میت) سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا اسی طرح بیٹے کے علاوہ کوئی دوسرا مسلمان بھی میت کی جانب سے حج کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ جیسا کہ صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ کا فرض جو بندوں پر ہے میرے بوڑھے باپ پر بھی عائد ہو گیا ہے لیکن وہ نہ حج کرنے پر قادر ہے اور نہ سواری پر بیٹھ سکتا ہے، تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی جانب سے حج کر سکتی ہیں۔

جواب

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔





سوال

کیا حاجی حج کی سعی کو طوافِ افاضہ سے پہلے کر سکتا ہے؟
 حاجی اگر مُفرد یا قارن ہے تو اس کے لئے حج کی سعی کو طوافِ افاضہ سے پہلے کرنا جائز ہے؛ یہ سعی طوافِ قدم کے بعد کر لے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ صحابہ کرام جنہوں نے ہدی (قربانی) کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔ ہاں اگر حاجی مُتَمَتِّع ہے تو اس کو دو سعی کرنا ضروری ہے۔ پہلی سعی طوافِ قدم کے ساتھ جو عمرہ کی سعی ہے اور دوسری حج کی سعی جس کو طوافِ افاضہ کے ساتھ کرنا افضل ہے، اس لئے کہ سعی طواف کے بعد ہے، راجح قول کے مطابق اگر طواف سے پہلے سعی کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ ”میں طواف سے پہلے سعی کر لیا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔“

جواب

حاجی عید کے دن پانچ کام ترتیب وار ادا کرے:

- ۱۔ جمرہ عقبہ کو ننگریاں مارنا،
- ۲۔ قربانی کرنا،
- ۳۔ بال منڈانا یا کم کرنا،
- ۴۔ طوافِ افاضہ کرنا،
- ۵۔ سعی کرنا۔

افضل تو یہ ہے کہ ان کاموں کو مذکورہ ترتیب کے ساتھ انجام دے۔
 اگر ایک کو دوسرے سے پہلے ادا کر لے خصوصاً ضرورت کے وقت تو کوئی حرج نہیں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِرَحْمَتِہِ اور اس کی جانب سے آسانی ہے۔
 (محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)۔

اہم فتاویٰ

ایک شخص اپنا عمرہ کر لینے کے بعد اپنے والد کے نام سے عمرہ کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
اپنے والد کا عمرہ تَنْعِيم سے کیا ہے، کیسا اس کا یہ عمرہ صحیح ہے؟ یا اس کو اصلی میقات سے احرام
باندھنا ضروری ہے؟

سوال

جب آپ اپنے عمرہ فارغ ہو کر حلال ہو گئے ہیں اور اپنے والد کی طرف سے عمرہ کرنے
کا ارادہ ہے۔ جن کا انتقال ہو گیا ہے یا وہ عاجز ہیں۔ تو آپ حل مثلاً تَنْعِيم سے عمرہ
کا احرام باندھ سکتے ہیں اصلی میقات کی طرف سفر کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔
(علمی، بحث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)

جواب

احرام کے وقت زبان سے نیت کرنا کیسا ہے؟

حج و عمرہ کی نیت کے علاوہ زبان سے نیت کرنا مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حج
اور عمرہ میں رسول اللہ ﷺ سے وارد ہے، رہا نماز اور طواف وغیرہ میں تو ان میں سے کسی
میں بھی زبان سے نیت کرنا مناسب نہیں ہے، لہذا ایوں نہ کہے: نَوَيْتُ اَنْ اُضَلِّيَ كَذَا
وَ كَذَا ”میں نیت کرتا ہوں نماز پڑھنے کی وغیرہ“ یا نَوَيْتُ اَنْ اَطُوْفَ كَذَا وَ كَذَا
’میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی وغیرہ‘ بلکہ اس طرح زبان سے نیت کرنا بدعت ہے،
اور اس کو بآواز کہنا سب سے زیادہ برا اور سخت گناہ ہے، اگر زبان سے نیت کرنا جائز ہوتا تو
نبی کریم ﷺ امت کو اپنے فعل یا قول سے اس کی وضاحت فرمادیتے اور سلف صالح اس
کو اپنا لیتے۔ جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ چیز منقول نہیں ہے تو معلوم
ہو کہ وہ بدعت ہے، آپ ﷺ فرما چکے ہیں کہ:

سوال

جواب

”سب سے بدترین کام بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے“ (مسلم)

اور فرمایا: ”جو شخص ہمارے اس دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے“

(مشفق علیہ)

اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:

”جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے“۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باجر حمد اللہ)





سوال

مکہ سے وطن واپس ہوتے وقت کیا طوافِ افاضہ کو طوافِ وداع کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے؟ اس میں کوئی خرچ نہیں ہے، اگر کوئی رمی جمار اور دیگر کاموں سے فارغ ہو چکا ہے لیکن طوافِ افاضہ کو مؤخر کر دیا ہے اور جب سفر کا عزم کر لیا تو سفر کے وقت طواف کر لیا۔ ایسی صورت میں طوافِ افاضہ ہی کافی ہے طوافِ وداع کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر دونوں طواف کر لیا تو یہ خیر درخیر ہے لیکن جب ایک پر اکتفاء کر لیا اور طوافِ وداع کی بھی نیت کر لی یا دونوں طواف کی ایک ساتھ نیت کر لی تو یہ بھی درست ہے۔ (عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

جواب

سوال

میں جدہ کا باشندہ ہوں سات بار حج کر چکا ہوں لیکن میں طوافِ وداع نہیں کیا اس لئے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ جدہ والوں پر طوافِ وداع نہیں ہے، مجھے بتائیں کیا میرا حج صحیح ہے یا نہیں؟ اللہ آپ کو جزا عطا فرمادے۔

جواب

جدہ کے باشندوں پر ضروری ہے کہ حج میں طوافِ وداع کے بعد ہی اپنے گھر لوٹیں اسی طرح اہل طائف اور ان کے ہم حکم لوگ... اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عام ہے جس میں آپ نے حجاج کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

(تم میں کوئی ہرگز کوچ نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو۔) (مسلم)۔ اور صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو

حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کر دی گئی ہے

اور جو شخص اس کو ترک دے اس پر دم واجب ہے جو اونٹ کا سا تو اس حصہ یا گائے کا سا تو اس حصہ یا ایک مکمل بکری: بھیڑ ہو تو جذع ہونا اور بکری ہو تو ایک سال کی ہونا کافی ہے، اس کو مکہ میں ذبح کر کے فقراء حرم میں تقسیم کیا جائے، اس کے ساتھ توبہ واستغفار کرے اور پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرے گا۔ (عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

اہم فتاویٰ

ایک شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے ابھی وہ پانچویں چکر ہی میں ہے کہ اقامت ہوگئی اس نے نماز پڑھی پھر طواف مکمل کرنے کے لئے کھڑا ہوا، تو کیا وہ پانچواں چکر جو ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اس کو شمار کرے کہ جہاں سے طواف رک گیا تھا وہاں سے شروع کرے؟

یا پانچویں چکر کو ملغی کر کے دوبارہ حجرا سود کے پاس سے شروع کرے؟

صحیح بات یہ ہے کہ اس صورت میں وہ اپنے چکر کو ملغی نہ کرے بلکہ باجماعت نماز کی خاطر جہاں سے طواف رک گیا ہے اس کے بعد سے اس چکر کو مکمل کر لے۔ وباللہ التوفیق
وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔
(علمی بحوث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

ہم آسٹریلیا میں رہتے ہیں اس سال آسٹریلیا کا ایک بڑا وفد فریضہ حج کی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے اور سڈنی سے سفر کرتے ہیں اور یہ ہمارا پہلا ہوائی اڈہ ہے جبکہ اس کے علاوہ: جدہ، ابوظہبی اور بحرین بھی ہمارے ہوائی اڈے ہیں، ایسی صورت میں ہماری میقات کہاں ہے؟ کیا ہم سڈنی سے احرام باندھیں یا کسی اور جگہ سے؟ امید کہ جواب سے نوازیں گے، آپ کا شکر یہ۔

سڈنی، ابوظہبی، یا بحرین حج اور عمرہ کے لئے میقات نہیں ہیں اور نہ جدہ آپ جیسے لوگوں کے لئے میقات ہے، وہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے لہذا جب آپ لوگ مکہ آتے ہوئے فضائی راستے میں سب سے پہلے جس میقات پر سے گزریں گے وہیں سے نفا میں آپ کو احرام باندھنا واجب ہے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

هُنْ لَهْمُ وَلَمْ يَأْتِ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (متفق علیہ)

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ لوگ میقات پر گزرنے سے پہلے ایرہوسٹس (ہوائی جہاز کے عملہ) سے پوچھ لیں، جس میقات سے آپ لوگ گزرنے والے ہیں اگر بغیر احرام کے اس پر سے گزر جانے کا اندیشہ ہے تو میقات سے پہلے ہی حج یا عمرہ کی نیت کر لیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رہا احرام کی تیاری کے لئے پاک و صاف ہونا، غسل کرنا یا احرام کے کپڑے پہننا تو یہ (میقات سے پہلے) کسی بھی جگہ سے جائز ہے۔

(علمی بحوث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

جواب

سوال

جواب





اس شخص کا حکم کیا ہے جس نے حج قرآن کیا، لیکن اس نے قربانی نہیں کی، نہ اس کے بدلے (فقراء کو) کھانا کھلایا اور نہ ہی روزے رکھے۔ اب وہ مکہ چھوڑ چکا ہے، حج ختم ہو گیا ہے، بیت اللہ اور مشاعرہ مقدسہ سے بھی دور ہو چکا ہے؟

سوال

حج قرآن کی وجہ سے مکہ مکرمہ ہی میں ایک قربانی کرنا اس پر واجب ہے، وہ خود کرے یا کسی قابل اعتماد شخص کو اپنا نائب مقرر کرے، اس قربانی کو فقراء کی درمیان تقسیم کرے اور خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اور جس کو چاہے ہدیہ بھی دے سکتا ہے، اگر قربانی کرنے سے عاجز آ جائے تو دس دن روزے رکھے۔
(علی، بحوث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

جواب

ایک حاجی طواف افاضہ اور طواف وداع کے سوا حج کے تمام ارکان اور واجبات کو مکمل کر لیا، لیکن طواف افاضہ حج کے آخری دن یعنی ایام تشریق کے دوسرے دن کر لیا اور طواف وداع نہیں کیا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اتنا کافی ہے، حالانکہ وہ اہل مکہ میں سے نہیں ہے بلکہ سعودی کے دیگر شہروں کا باشندہ ہے، ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

سوال

جب بات ویسی ہی ہے جیسا ذکر کیا گیا ہے اور اس کا سفر طواف افاضہ کے فوری بعد ہوا تھا تو صرف طواف افاضہ کافی ہے بشرطیکہ وہ رمی جمرات سے پہلے ہی فارغ ہو چکا ہو۔

جواب

(علی، بحوث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

اہم فتاویٰ

میں نے حج افراد کیا اور عرفہ سے پہلے ہی طواف اور سعی سے فارغ ہو گیا، تو کیا طواف افاضہ کے ساتھ مجھ پر پھر طواف اور سعی کرنا لازم ہے؟

سوال

یہ شخص جس نے افراد کیا ہے اور اسی طرح قرآن کرنے والا؛ مکہ پہنچنے کے بعد طواف اور سعی کر لیتے ہیں اور مُفَرِّد یا قارن ہونے کی وجہ سے اپنی اسی نیت پر باقی رہے، حلال نہیں ہوئے تو ان کے لئے پہلی سعی کافی ہے پھر دوسری سعی کرنا لازم نہیں ہے۔ جب عید کے دن یا عید کے بعد طواف افاضہ کر چکا ہے تو یہی کافی ہے بشرطیکہ وہ یومِ النحر تک حلال نہ ہوا ہو، یا اس کے پاس ہدی کا جانور ہے تو وہ یومِ النحر ہی کو عمرہ اور حج سے ایک ساتھ حلال ہو جائے۔ اور جو سعی اس نے پہلے کی ہے وہی کافی ہے، چاہے اس کے ساتھ ہدی ہو یا نہ ہو، بشرطیکہ وہ عرفہ سے واپس ہونے کے بعد عید کے دن ہی حلال ہوا ہو، اس کو دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دوسری سعی تو صرف مُتَمَتِّع پر ہے جو حج کی سعی کہلاتی ہے۔ (علیٰ بحوث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)

جواب

اس شخص کا کیا حکم ہے جو مکہ گیا لیکن اسے حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں تھا؟

سوال

جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے کے بغیر مکہ گیا جیسے تاجر، نوکری کرنے والے پوسٹ مین اور ڈرائیور، وغیرہ جو کام کرنے کی غرض جاتے ہیں تو ان کو احرام کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے، الا یہ کہ ان کی خواہش ہو؛ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے موافقت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: هُنَّ لَهُنَّ وَلَمْ يَأْتِ عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (متفق علیہ)۔

جواب

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو حج اور عمرہ کے ارادے سے ان پر سے گزر جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان موافقت پر سے گزرے اور اس کو حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو ان پر احرام لازم نہیں ہے، یہ اللہ کی رحمت اور آسانی ہے اس کے بندوں پر۔

(کتاب التَّحْقِيقِ وَالْإِبْتِغَاءِ از عبدالعزیز بن باز)۔





سوال

جواب

متع اور قارن جب ہدی (قربانی کے جانور) کی طاقت نہیں رکھتے تو کیا کریں؟

اگر متع اور قارن ہدی پر قادریں ہیں تو ان پر واجب ہے کہ ایام حج میں تین دن روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لیں۔ ان کو اختیار رہے کہ تین روزے یوم النحر سے پہلے رکھیں یا ایام تشریق میں رکھ لیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَيُّمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِفُوا لَهُمْ وَلَا تَحْلِفُوا لِلَّهِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا هَدْيًا وَلَا تَجِدُوا مَالًا فَصِيَامٌ كَلِمَةٌ مَبْرُورَةٌ وَأَنْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَاصْبِرُوا لِحُكْمِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُرِيدُ الْإِسْرَافَ وَالْفُسْخَ فِي أُمُورِكُمْ﴾ (بقرہ: ۱۹۶)۔

ترجمہ: حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرواں اگر تم روک لئے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو اسے لے کر ڈالو اور اپنے سر نہ دوڑاؤ اور جب تک قربانی قربان کا ہنگامہ نہ پہنچ جائے البتہ میں سے جو بیمار ہو، یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جسکی وجہ سے سر منڈالے) تو اس پر ہدیہ ہے، خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے، خواہ قربانی کرے پس جب تم امن کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے، پس اسے جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالے، جسے طاقت ہی نہ ہو وہ تین روزے توجہ کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی میں، یہ پورے دس ہونگے۔ یہ حکم ان کے لئے ہے جو سحرeram کے رہنے والے نہ ہوں، لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور صحیح بخاری میں عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ

(ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے لئے جو ہدی نہ پائیں)۔

افضل یہ ہے کہ یہ تین روزہ کے دن سے پہلے رکھ لے تا کہ عرفہ کے دن بغیر روزے سے رہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ عرفہ میں ٹہرے تو بغیر روزے سے تھے اور میدان عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع بھی فرمایا ہے۔ یہ تین روزے مذکورہ دنوں میں لگاتار یا متفرق طور پر رکھ سکتے ہیں، اسی طرح سات روزے لگاتار رکھنا واجب نہیں ہے، بلکہ لگاتار اور متفرق دونوں طرح جائز ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے

اس میں پے درپے کی شرط نہیں لگائی ہے۔ فرمایا: **﴿وَسَبَّعُوا إِذَا رَجَعْتُمْ﴾**

”اور سات واپسی میں“ عاجز کے لئے لوگوں سے مانگنے سے مانگ کر قربانی کرنے کے بجائے افضل ہے کہ روزہ رکھ لے۔

اہم فتاویٰ

کیا عورت حیض روکنے کے لئے دوائی استعمال کر سکتی ہے؟ تاکہ وہ حج کے ایام میں پاک رہے؟
حج کے وقت عورت کو حیض روکنے کی دواء استعمال کرنا جائز ہے لیکن یہ کسی اسپیشلسٹ ڈاکٹر کے مشورے کے بعد کرے تاکہ عورت کی صحت کی حفاظت ہو، یہی حکم اس وقت بھی ہے جب رمضان میں عام لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنا چاہتی ہو۔
(عبدالعزیز بن محمد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

جواب

جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ دیگر ایام میں میقات پہنچے تو اس کا حکم کیا ہے؟
میقات پہنچنے والے کی دو حالتیں ہیں:

سوال

جواب

(۱) اشہر حج کے علاوہ دیگر مہینوں میں پہنچے مثلاً رمضان یا شعبان

وغیرہ تو اس کے حق میں سنت یہ ہے کہ وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اپنے دل میں نیت کرے اور زبان سے لَبَّيْكَ عُمْرَةً يَا اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عُمْرَةً کہے بیت اللہ پہنچنے تک کثرت سے تلبیہ کہے بیت اللہ کو دیکھ کر تلبیہ بند کرے اور طواف کے سات چکر لگائے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے پھر صفا مروہ کے درمیان سات سعی کرے اسکے بعد اپنے سر کے بال مونڈوائے یا کم کرے، اس طرح اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور اس کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو گئیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔

(۲) دوسری حالت یہ ہے کہ اشہر حج یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ

کے پہلے دس دنوں میں میقات پہنچے تو ایسے شخص کے لئے تین اختیار ہیں: ۱۔ صرف حج کرے، ۲۔ صرف عمرہ کرے، ۳۔ عمرہ اور حج دونوں کرے، اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذی قعدہ میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر جب میقات پہنچے تو اپنے صحابہ کو انہیں تین چیزوں کے درمیان اختیار دیا تھا، اس شخص کے حق میں بھی یہی سنت ہے کہ اگر اس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے، اور عمرہ مکمل کر لے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ کے قریب پہنچے تو صحابہ کو حکم دیا کہ اپنے حج کی نیت کو عمرہ کی نیت میں تبدیل کر لیں اور انہیں اس کا تاکید کی حکم فرمایا۔

(کتاب الا بیضا ج: عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ)۔





میری والدہ عمرہ دراز ہیں، حج کا ارادہ رکھتی ہیں، لیکن اپنے ملک میں ان کا کوئی محرم نہیں ہے، اور محرم کے اخراجات بھی بہت زیادہ ہیں جو ان کو برداشت کرنا پڑتے ہیں، ایسی صورت میں مسئلہ کا حکم کیا ہے؟

سوال

ایسی عورت پر حج نہیں ہے، اس لئے کہ عورت کو محرم کے بغیر حج کرنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھی، اگر محرم مل جائے تو حج کر لے۔ اور حج کئے بغیر انتقال کر گئی تو اس کی جانب سے اس کے مال سے حج کرنا مناسب ہے، اگر کسی نے بخوشی اپنا مال لگا کر اس کی جانب سے حج کرتا ہے تو یہ اچھا ہے۔

جواب

رمی جمرات کے لئے وکیل بنانا کب جائز ہے؟ کیا کچھ ایسے دن بھی ہیں جن میں وکیل بنانا جائز نہیں ہے؟

سوال

تمام جمرات میں وکیل بنانا جائز ہے، ایسے بیمار کے لئے جو رمی کرنے سے عاجز ہو، اور حامل عورت جسے اپنی ذات پر خوف ہو، اور ایسی دودھ پلانے والی عورت جس کے بچوں کی دیکھ بھالی کرنے والا نہ ہو، اور بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت وغیرہ، جو رمی نہ کر سکتے ہوں، اسی طرح بچے اور بیگی کا ولی ان دونوں کی جانب سے رمی کرے، ہر جمرہ کے پاس ایک وقت میں دونوں کی رمی کر لے پہلے اپنی جانب سے سنگریاں مار لے پھر اپنے موکل (جس کی نیابت کر رہا ہے اس) کی جانب سے، لیکن رمی کی ذمہ داری وہی شخص لے جو حج کر رہا ہو، جو شخص حج نہیں کر رہا ہے وہ دوسروں کی جانب سے رمی نہیں کر سکتا، اور نہ اس کا رمی کرنا کافی ہے۔

جواب

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باجر رحمہ اللہ)۔

اہم فتاویٰ

میں طہارت کے بغیر مثلاً ماہواری میں قرآن کی بعض تفسیریں پڑھتی ہوں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

سوال

حیض اور نفاس والی عورتوں کو تفسیر کی کتابیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ علماء کے ودقول میں سب سے زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ مصحف کو چھوئے بغیر یا آواز بلند قرآن پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، رہا جنسی شخص تو اس کے لئے غسل کئے بغیر قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ تفسیر کے ضمن میں آنے والی آیات پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ سوائے جنابت کے آپ ﷺ کو کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔

جواب

لا علمی سے میں نے عمرہ کے دوران برقعہ پہن لی تو اس کا کیا کوئی کفارہ ہے؟

سوال

برقعہ یعنی نقاب جب محظورات احرام میں داخل ہے تو اس کے پہننے سے عورت پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے: ”یا تو قربانی کرے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا تین روزے رکھے، لیکن یہ اس وقت ہے جب اس کو غلطی کا علم ہو اور اس کو یاد دلایا گیا ہو، البتہ جو عورت حکم معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یا بھول کر پہن لے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، فدیہ تو صرف عمدہ غلطی کرنے والے پر ہے۔“

جواب



رہنمائے حج اور عمرہ

دعا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

دعا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: **لِحَيْسُرِ الدُّعَاِ دُعَاؤُكُمْ عَرَفَةٌ وَ اَفْضَلُ مَا قُلْتُمْ اَنَا وَ السَّبِيحُونَ** من قبلی: **لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ** (سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور سب سے افضل دعا وہ ہے جو میں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے یعنی: **(لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)**) ترجمہ: ”نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ کے وہ تمہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی صحیح سند سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: **اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: (سُبْحَانَ اللهِ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَ اللهُ اَكْبَرُ) -**

ترجمہ: ”اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ اس ذکر کو بکثرت پڑھنا چاہئے خصوصاً اللہ کی تعریف، اس کی پاکی اور بڑائی سے متعلق اس عظیم دن میں شریعت کے ثابت شدہ اذکار اور دعاؤں کو ہر وقت زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے، جامع ذکر اور دعاؤں کا انتخاب کر لیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

- سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔
- لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ النَّعْمَةُ الْحَسَنُ ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ
- الدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔
- لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

● رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ﴾ (مؤمن: ۶۰)

”اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارا رب باحیا، کریم اور بخشنے والا ہے، جب بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ ان کو خالی لوٹائیں۔“ آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: ”ہر مسلمان جو اللہ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہیں ہے تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز سے نوازیہ دیتا ہے: ۱- یا تو جلد ہی اس کی دعا قبول کرتا ہے، ۲- یا آخرت میں اس کے لئے اس کی دعا کو نذرہ بنا کر دیتا ہے، ۳- یا پھر اس سے اسی جیسی ایک مصیبت کوٹال دیتا ہے، لوگوں نے کہا: تب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعا میں کریں گے، تو آپ نے فرمایا: **اللہ بھی تم پر زیادہ کرنے والا ہے۔“**



دعا کے بعض آداب

- اخلاص اور لگہیت۔
- اللہ کی حمد و ثناء بیان کریں پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں پھر اپنے لئے دعا کریں اور دعا کا اختتام بھی اللہ کی حمد و ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر ختم کریں۔
- دعائیں عزیمت اختیار کریں (یعنی اپنی ضرورت کو شک کے الفاظ میں نہیں بلکہ یقین کے الفاظ میں بیان کریں)، اور دعا کی قبولیت پر یقین رکھیں۔
- دعائیں گڑگڑائیں اور قبولیت دعا میں جلدی نہ کریں۔
- دعائیں دل و ماغ کے ساتھ حاضر رہیں۔
- خوش حالی اور بد حالی ہر دونوں حالتوں میں دعا کریں۔
- صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔
- اپنے اہل، مال، اولاد اور اپنے آپ کو بدعا نہ کریں۔
- ہلکی آواز میں دعا کریں، نہ اونچی ہو اور نہ بالکل پست بلکہ دونوں کے درمیان۔
- گناہ کا اعتراف کریں اور مغفرت طلب کریں، اللہ کی نعمت کا اعتراف کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔
- دعا میں تکلف نہ کریں۔
- دعا کے لئے فارغ ہو جائیں خشوع، لاجلہ طبع، ڈر اور خوف کے ساتھ دعا کریں۔
- توبہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق ادا کر دیں۔
- دعا تین تین بار کریں۔
- قبلہ رخ ہو جائیں۔
- دعائیں ہاتھ اٹھائیں۔
- اگر میسر ہو تو دعا سے پہلے وضو کر لیں۔
- دعا کے وقت اللہ کے ساتھ ادب اختیار کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) دعا عبادت ہے۔

دعا کے بعض آداب

- پہلے اپنے لئے دعا کریں پھر دوسروں کے لئے مثلاً یوں کہے:
اے اللہ مجھے اور فلاں فلاں کو معاف کر دے۔
- دعا میں اللہ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات علیا کا وسیلہ اختیار کریں، یا اپنے کسی نیک عمل کے واسطے سے دعا کریں، یا کسی نیک آدمی سے جو زندہ اور حاضر ہو اس سے دعا کی درخواست کریں۔
- کھانا پینا اور کپڑا حلال کا ہو۔
- گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کریں۔
- دعا کرنے والے کو چاہیے کہ بھلائی کا حکم دے، برائی سے روکے اور گناہوں سے بچے۔

وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- درمیانی رات میں۔
- ہر نماز کے بعد۔
- اذان اور اقامت کے درمیان۔
- رات کے آخری تہائی حصہ میں۔
- اذان کے وقت۔
- بارش نازل ہوتے وقت۔
- جمعہ کو دن کی آخری گھڑی میں۔
- سچی نیت کے ساتھ زمزم کا پانی پیتے وقت۔
- سجدے میں۔



وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان کے لئے۔
- عرفہ کے دن کی دعا۔
- دینی مجلس میں جب لوگ جمع ہو جائیں۔
- اپنے بچے کے لئے باپ کی دعا یا بددعا۔
- مسافر کی دعا۔
- نیک اولاد کی دعا اپنے والدین کے لئے۔
- وضو کے بعد، بشرطیکہ ماثور دعا پڑھی جائے۔
- جمرہ صغریٰ کو نکلریاں مارنے کے بعد۔
- جمرہ وسطیٰ کو نکلریاں مارنے کے بعد۔
- کعبہ کے اندر دعا کرنا، اور جو حَجْر (حطیم) میں نماز پڑھے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھا۔
- صفا پر دعا کرنا۔
- مروہ پر دعا کرنا۔
- مشعر حرام (مزدلفہ) میں دعا کرنا۔

اس میں شک نہیں کہ مؤمن ہر وقت اور جہاں بھی ہو اپنے رب سے دعا کرتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو اپنے بندے سے قریب ہے، اس کا فرمان ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۸۶﴾ (بقرہ)۔

ترجمہ: ”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے“۔

لیکن یہ سارے اوقات، حالات اور امکان تو مزید اہتمام پر دل ہیں۔

منتخب دعائیں

عرفات، مشعر حرام، اور دیگر دعا کے مقامات پر ذیل کی دعاؤں کو پڑھنا یا جتنا میسر ہو سکے ان کے ذریعہ دعا کرنا مناسب ہوگا:

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي - اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَورَاتِي
وَأْمِنْ رُوعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي
وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي -

اللَّهُمَّ

عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوؤُا لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوؤُا بِدُنْيِي
فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَمِنَ الْبَخْلِ وَالْمُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا الْيَوْمِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا
وَأَخْرَهُ نَجَاحًا، وَأَسْأَلُكَ خَيْرِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا رَحِيمَ الرَّاحِمِينَ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَى بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَدَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ
الْكَرِيمِ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، وَأَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أُعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ، أَوْ أُكْتَسِبَ خَطِيئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهُ

اللَّهُمَّ



دعا عبادت ہے

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْضِ الْعُمْرِ - اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاِحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَالْاِخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاِحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ . . وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ -

اللَّهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ ، وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْعَفْلَةِ وَالذَّلَّةِ وَالْمَسْكِنَةِ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشَّقَاقِیِ وَالشُّمْعَةِ وَالرِّیَاءِ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمِّ وَالْبُهْمِ وَالْجُدَامِ وَ سَیِّءِ الْاَقْسَامِ -

اللَّهُمَّ اَبَتْ نَفْسِیْ تَقَوَّاهَا وَ زَكَّیْهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّیْهَا ، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَ مَوْلَاهَا - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ، وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا -

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ ، وَ تَحَوُّلِ عَافِیَّتِكَ ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ ، وَ جَمِیْعِ سَخِطِكَ

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَلْمِ وَ التَّرْدِیِّ وَ مِنَ الْعَرَقِ وَ الْحَرَقِ وَ الْهَرَمِ ، وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ لِذِیْعَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ طَمَعٍ یَّهْدِیْ طَمَعِ -



منتخب دعائیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ
وَالْأَدْوَاءِ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَفَهْرِ الرِّجَالِ ، وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ -

أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي ، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي ،
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي ، وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ
خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً مِنْ كُلِّ شَرٍّ ، رَبِّ أَعِينِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَانصُرْنِي
وَلَا تُنصُرْ عَلَيَّ ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي -

اللَّهُمَّ

اجْعَلْنِي ذَكَرًا لَكَ ، شَكَارًا لَكَ ، مَطْوَعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ ، أَوْهَا مُنِيبًا ،
رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي ، وَاعْسِلْ حُوبَتِي ، وَاجِبْ دَعْوَتِي ، وَتَبِّتْ حُجَّتِي ، وَاهْدِ قَلْبِي
وَسِدِّدْ لِسَانِي ، وَاسْأَلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشِيدِ ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ
وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا ، وَلِسَانًا صَادِقًا ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا
تَعْلَمُ ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

اللَّهُمَّ

الْهِمْنِي رُشْدِي ، وَقِنِي شَرَّ نَفْسِي ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ
الْمُنْكَرَاتِ ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي - وَإِذَا أَرَدْتَ فِتْنَةً ،
فَتَوَفَّقْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ ، وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ -
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ ، وَخَيْرَ
النَّوَابِ وَتُبَّتِنِي وَثَقَّلْ مَوَازِينِي ، وَحَقِّقْ إِيْمَانِي ، وَارْفَعْ دَرَجَتِي ، وَتَقَبَّلْ
صَلَاتِي وَعِبَادَاتِي ، وَاعْفِرْ خَطِيئَاتِي ، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -

اللَّهُمَّ



دعا عبادت ہے

اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ ، وَأَوَّلَهُ
وَآخِرَهُ ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -

اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي ، وَتَضَعِ وِزْرِي ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِي ، وَتُحْصِنَ فَرْجِي ،
وَ تَغْفِرَ لِي ذَنْبِي -

اللَّهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ فِي سَمْعِي ، وَفِي بَصْرِي ، وَفِي خَلْقِي ، وَفِي خُلُقِي ،
وَفِي مَحْيَايَ ، وَفِي عَمَلِي ، وَتَقْبَلَ حَسَنَاتِي ، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -

اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ ، وَشِمَاتَةِ
الْأَعْدَاءِ ، اللَّهُمَّ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ - اللَّهُمَّ مُصْرِفِ
الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ -

اللَّهُمَّ
زِدْنَا وَلَا تَقْضِنَا ، وَآكِرْمْنَا وَلَا تُهِنَّا ، وَاعْظِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا ، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا ،
اللَّهُمَّ أَحْسِنِ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا ، وَاجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ -

اللَّهُمَّ
اقْسِمَ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ ، وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا
تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ ، وَ مِنْ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا ، وَ مَعْنَا بِاسْمَاعِنَا
وَ أَبْصَارِنَا وَ قُوَاتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَ اجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَ اجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ
ظَلَمْنَا ، وَ انصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا ، وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ
عِلْمِنَا ، وَ لَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا بِدُنُوبِنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ
وَ لَا يَرْحَمُنَا -

منتخب دعائیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ،
وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ ، وَالْفُورَ بِالْحَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ -

اللَّهُمَّ

لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَلَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتَهُ ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ ، وَلَا دَيْنًا
إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا وَلَنَا فِيهَا صَلَاحٌ
إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ، تَهْدِي بِهَا قَلْبِي ، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي ، وَتَلْمُ بِهَا
شَعْيِي ، وَتَحْفَظُ بِهَا عَائِي ، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي ، وَتَبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي ، وَتَنْزِيحِي بِهَا
عَمَلِي ، وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي ، وَتَرْدُ بِهَا الْفِتْنَ عَنِّي ، وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفُورَ يَوْمَ الْقَضَاءِ ، وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ ، وَمَنْزِلَ الشُّهَدَاءِ ، وَمِرَافِقَةَ
الْأَنْبِيَاءِ ، وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةَ فِئِ إِيمَانٍ ، وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ ، وَنَجَاةَ تَبِعُهُ فَلَاحٌ ،
وَرَحْمَةً مِنْكَ وَغَافِيَةً مِنْكَ وَمَغْفِرَةً وَرِضْوَانًا -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَى بِالْقَدْرِ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذَاتَةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

اللَّهُمَّ

إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي ، وَتَرَى مَكَانِي وَتَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي ، وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ
شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ ، وَالْمُسْتَعِينُ الْمُسْتَجِيرُ ، وَالْوَجَلُ الْمُسْفِقُ الْمُقِرُّ
الْمُعَرَّفُ إِلَيْكَ بِذَنْبِهِ ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ ، وَابْتِهَالُ الْيَتِيمِ الْمُنْدَبِ الدَّلِيلِ
وَأَدْعُوكَ دَعَا الْخَائِفِ الضَّرِيرِ ، دَعَا مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهُ ، وَذَلَّلَ لَكَ جِسْمَهُ ، وَرَعَّمَ لَكَ أَنْفَهُ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -



دعا عبادت ہے

سواری پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَمُفْرَرِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - (ابوداؤد، ترمذی، صحیح)

سفر کی دعا

اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ،
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَمُفْرَرِينَ ﴿١٣﴾ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿١٤﴾
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا ، الْبِرَّ وَ التَّقْوَى ، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى - اللَّهُمَّ هَوِّنْ
عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا ، وَ اطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ ،
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَةِ السَّفَرِ ، وَ كَابَةِ الْمُنْظَرِ ، وَ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَ الْأَهْلِ
اور جب سفر سے واپس لوٹیں تو اوپر کی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھیں:
أَيْبُونُ ، تَائِبُونَ ، غَابِدُونَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ - (مسلم)

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠١﴾

صفا اور مروہ پر یہ دعا پڑھیں:

آپ ﷺ جب صفا سے قریب ہوئے تو یہ پڑھے: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنَ شَعَائِرِ اللَّهِ
أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ (میں شروع کرتا ہوں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا ہے) ،
پھر آپ ﷺ نے صفا سے آغاز کیا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھ لیا تو قبلہ
روہو گئے ، اللہ کی توحید اور بڑائی بیان کی اور یہ دعا پڑھی:

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَ عَدَّهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ ، هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَ حْدَهُ)
پھر عام دعا کرتے ، اس طرح تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی اور درمیان میں عام دعا فرمائی۔
اور مروہ پر وہی کام کئے جیسا صفا پر کئے۔



محترم حاجی صاحب

اے دبلے پتلے اونٹوں پر اور تمام دو در دراز راستوں سے آنے والو!

آپ کا یہ حق ہے کہ آپ پوری کوشش کریں کہ آپ کا حج شہوانی باتوں، فسق و فجور، لڑائی جھگڑا اور گناہوں سے محفوظ رہے، آپ کا حج اللہ کی کتاب اور اس کے نبی محمد ﷺ کی سنت کے موافق ہو، کامل طریقہ پر ادا ہو، تاکہ آپ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اجر عظیم، گناہوں کی مغفرت برائی کا کفارہ، درجات کی بلندی، اور جنت پاسکیں، یہی وہ حج مبرور (مقبول حج) ہے جس کا ذکر ایک متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔“ متفق علیہ

حج مبرور جس کا بدلہ جنت ہے: وہ حج ہے جس میں احکام پورے پورے ادا کئے گئے ہوں، اور بہترین طریقہ پر ادا ہوا ہو، جو گناہوں سے خالی ہو، نیکیوں اور بھلائیوں سے بھر پور ہو، فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ حج مبرور: وہ حج ہے جس کی ادائیگی میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔

ہم آپ کی مومن روح کو بھارتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ مضبوطی سے اللہ کی کتاب کو تھام لیں اور اس کے رسول ﷺ کی اقتداء کریں اور اپنے حاجی بھائیوں کے ساتھ تعامل کرنے میں اپنے اٹھنے بیٹھنے والوں کے لئے ایک قابل اتباع نمونہ ہو جائیں تاکہ آپ کا حج - ان شاء اللہ حج مبرور ہو، آپ کی کوشش قابل قدر ہو، اور آپ اپنے گھر کو اس حالت میں لوٹیں کہ گویا آج ہی آپ کو آپ کی ماں نے جنم دیا ہو، گندگیوں سے پاک، گناہوں سے دور ہو کر..

اور اے حاجی صاحب؛ جب آپ اپنے وطن کو لوٹیں گے تو۔



جب بھی آپ کا نفس آپ کو اللہ کی نافرمانی پر آمادہ کرے تو آپ اس دن کو یاد کریں جس دن آپ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے،... یاد کریں اس دن کو جب آپ عرفہ کے میدان میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے اللہ کی رحمت، اس کی معافی اور مغفرت کی امید میں تھے یقیناً یہ چیز آپ کو گناہوں اور برائیوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوگی، ہم آپ تمام کے لئے اللہ سے حج مبرور اور قابل قدر کوشش کی دعا کرتے ہیں، وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ ہمارے نبی، آپ کے آل، اور آپ کے تمام صحابہ پر اللہ کی رحمت ہو۔

طلال بن احمد العقیل

لہنہائے حج و عمرہ

فہرست

| | | |
|----|--------------------------|----|
| ۶ | سفر کے آداب | ۱ |
| ۸ | احرام | ۲ |
| ۱۰ | احرام باندھنے کی جگہیں | ۳ |
| ۱۲ | مَحْظُورَاتِ احرام | ۴ |
| ۱۵ | حج کی تین قسمیں | ۵ |
| ۱۷ | عمرہ کا طریقہ | ۶ |
| ۲۵ | حج کا طریقہ | ۷ |
| ۲۶ | ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ | ۸ |
| ۲۸ | عرفہ کا دن .. | ۹ |
| ۳۰ | مزدلفہ | ۱۰ |
| ۳۲ | ذی الحجہ کی دسویں تاریخ | ۱۱ |
| ۳۳ | طوافِ افاضہ | ۱۲ |
| ۳۵ | ایام تفریق | ۱۳ |
| ۳۷ | طوافِ وداع | ۱۴ |
| ۳۸ | حج کے ارکان اور واجبات | ۱۵ |
| ۳۹ | عودتوں کے مخصوص احکام | ۱۶ |
| ۴۵ | زیارت مسجد نبوی کا طریقہ | ۱۷ |
| ۵۱ | اہم فتاویٰ | ۱۸ |
| ۶۵ | دعا | ۱۹ |